REG - 56H-S-D

رجسٹرڈ نمبر ۶ ایچ ایس۔ ڈی

# The DAYAL MONTHLY

جلد ۳۸، اگست، ستمبر، اکتوبر ۱۹۷۶ء شمارہ ۵، ۷

## سلور جوبلی

پرم سنت پرم دیال حضور فقیر چند جی مہاراج

کا

شبھ آگمن

## پچیسواں سنت سمیلن بسنت

پرکاشک ۔ شیو ساہتیہ پرکاشن منڈل

مقام اشاعت خلاصی گوڑہ ۱۔۳۔۱۷۔ سکندر آباد

# پرارتھنا

نام دان پردان کیجئے۔ گورو دین دیال
چرن کانت دھیان سمرن۔ چت نہ دیاپے کال

سرب سمرتھ سرب انگ سنگ۔ سرب جگدادھار
شُدھ من سے پد کمل کا۔ کروں نِرن پیار

سدھ بھواتی اگم دستر۔ سوجھے وار نہ پار
بِکل من رہے سوچے چھن چھن۔ کیسے جاؤں کنار

دیا کیجئے۔ لیجئے چرن لگائے
بھگتی دیجئے تار لیجئے۔ کیجئے میری سہائے

شبد میں رت رہوں پل پل۔ سہرت پاوے چین
رادھا سوامی دیا ساگر۔ بھجوں میں دن رین

# دیباچہ

## سنتوں کا مذہب

وسیع معنی میں انسان کے لئے اس طبقہ میں مذہب ایک بہت بڑی برکت ہے اس کے ساتھ اور کسی چیز کا مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ یہہ ایسی نادر اور بے بہا ہے کہ اس کی قدر وقیمت کا اندازہ لگانا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ مذہب کی پیروی مذہبی مراد کی تکمیل اور مذہبی مقصد حاصل کرنے کی کوشش بطور خود اپنا آپ نہایت زبردست انعام ہے اور اس کے سلسلہ میں جو قلبی اطمینان اور روحانی تشفی ملتی ہے وہ اس قدر بے حد حساب ہے کہ جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے مذہب کی خوبیاں صرف یہاں تک محدود نہیں ہیں۔ بلکہ وہ کچھ اور بھی ہے۔ یہ علم ذات (برہم گیان) کے حاصل کرنے اور مسیت

کی اصلیت میں داخل ہونے کا سائینس ہے۔ ایشور کے ساتھ انسان کے تعلقات کے سمجھنے خلقت اور آفرینش (رچنا اور پرکرتی) کے اعلیٰ اور اصل سرچشمہ کی تحقیقات کرنے اور سچائی میں داخل ہونے کے ارادہ سے تم اور کسی طریقہ سے چاہے ٹٹولتے رہو۔ چاہے جس قدر ہاتھ پاؤں مارتے رہو۔ چاہے جس قدر جدوجہد کرتے رہو۔ نتیجہ ہمیشہ ناکامیابی ہوگا۔ روحانی بادشاہت میں داخل ہونے اور اس کے اندر مستقل سکونت پانے کا امکان صرف مذہب (دھرم) کی مدد سے ممکن ہے۔ اور کسی ذریعہ سے اس تک رسائی حاصل کرنا محال اور دشوار ہے مذہب ہم کو یہ تعلیم نہیں دیتا کہ مالک کل کی جستجو باہر کی جائے وہ ہم سے جدا نہیں ہے اور وہ ہم سے الگ تھلگ نہیں ہے مذہب کا خاص مقصد اور مذہب کی خاص مراد ہے۔

عام طور پر معمولی دماغ کے آدمی سمجھتے ہیں کہ مذہب اور مذہبی اکتساب (دھرم کی پراپتی) کا تعلق صرف عقیدہ وشوانس) سے منسوب ہے جس میں عقلی مداخلت بیجا ہے اور جس کی جانچ پڑتال علطی میں داخل ہے یہ سخت بھول ہے سنت مت میں وشواش کے نہ اس پر کبھی زور دیا گیا نہ اس مسئلہ پر خواہ مخواہ معتقد ہونے کی ہدایت کی گئی۔ علم کی اور مختلف شاخوں کی

طرح مذہب کا مضمون بھی مطالعہ اور تفتیش کا مستحق ہے اور جب تک کہ اس کے نظری اور عملی پہلو پر احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ نظر نہ ڈالی جائے تب تک کسی آدمی کو مذہبی زمرہ میں داخل ہونے اور اس کی اندھی پیروی کرنے کا قطعی اور شرطیہ حکم نہیں ہے محض آنکھ بند کر کے کسی خاص قسم کے اعتقاد کا ہو رہنا حد درجہ کا نفرت انگیز خیال جس سے انسانی عقل فطرتی طور پر بغاوت کرتی ہے اور کوسوں بھاگنے اور دور رہنے کے لئے موقع تلاش کرتی ہے اگر یہ دعویٰ ہے کہ دنیا میں مذہب دراصل اعلیٰ اور افضل برکت ہے اور اگر بلا شک و شبہ اس کی حیثیت ایسی ہی ہے تو وہ سب سے زیادہ توجہ کرنے سب سے زیادہ تحقیقات کرنے اور سب سے زیادہ مطالعہ کئے جانے کا بھی استحقاق رکھتا ہے۔

یہ سچ ہے آسمان اور زمین کے اندر بہت سے ایسے معمہ ہیں جن کے حل کرنے میں انسانی عقل ہمیشہ مجبور و بے بس رہتی ہے اور ان کی صراحت وضاحت ان کا حل انسان کے پورے اطمینان کے موافق نہیں کیا جا سکتا یہاں پر آ کر اقرار کرنا پڑتا ہے کہ بہت سے انتر کے رہسیوں اور پوشیدہ رازوں کا انکشاف عقل کی طاقت سے محال ہے مگر اس کو ایک لمحہ کے لئے بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے

کہ ان کا شمول مذہب کی ابتدائی تعلیم اور سچائیوں کی فہرست میں نہیں ہے ابتداء میں ان کو چھوڑ دینا چاہیے اور قبل اس کے کہ اس تعلیم کو قبول کیا جائے۔ اس کا احتیاط کے ساتھ مطالعہ کر کے زندگی کے اعلیٰ مقصد و مراد کی تکمیل کی طرف ہدایت تلاش کرنا چاہیئے۔

ہندوؤں کو جس مذہب کی ابتداء سے تلقین ہوئی ہے۔ اس کی تین صورتیں ہیں کرم۔ اُپاسنا اور گیان۔

کرم کانڈ میں وہ تمام مسائل آجاتے ہیں جو ارکان شریعت رسم درواج مختلف قسم کی مذہبی پابندیوں اور جسم کی پرورش اور پرداخت اور تربیت سے متعلق ہیں مذہبی تعلیم کی ابتداء یہاں ہی سے ہوتی ہے اور یہیں سے جسمانی نشوونما کے سلسلہ میں رفتہ رفتہ انسانی طبیعت کا رُخ خود بخود دلی دماغی طبقہ کی طرف مائل ہوتا ہے جب تک کہ انسان دلی اور دماغی طاقتوں کی مشق (ابھیاس) کے قابل نہ بن جائے تب تک اس کو صرف کرم کرنے کا حق ہے تاہم ہر وقت مذہب کی معراج ہمیشہ نظر کے سامنے رہتی ہے اور انسان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ کبھی عادتوں کا غلام نہ بنے کیوں کہ اگر احتیاط نہ کی گئی تو عادت دوسری فطرت بن جاتی ہے کسی کام کی لگاتار مشاقی کی عادت انسان کو اپنا غلام بنا دیتی ہے اور وہ اس طرح اس کی زندگی سے چمٹ

جاتی ہے کہ اس کے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اس لئے کرم صرف ابتدائی مرحلہ ہے جس کو اس وقت چھوڑنا چاہیے جبکہ اس کے سامنے اونچے اوٹھنے اور اونچے چڑھنے کا موقع خود بخود آ جائے۔

اُپاسنا کا نڈ دھیان اور عمل تصور ہے جو انسان کو مالک کے ساتھ رشتہ جوڑنے کے قابل بناتا ہے اس سے نہ صرف ضائع ہونے والی دماغی قوت پر قابو پانے کا موقع ملتا ہے۔ بلکہ اس کے سلسلہ میں بتدریج ترقی کرتے ہوئے اس کو گیان کی سلطنت میں باریابی حاصل کرنے کی اہلیت اور قابلیت عطا ہوتی ہے۔

گیان کی مراد علم باطن سے ہے اس کا انحصار زیادہ حد تک بُدھی کی ترقی۔ بدھی کی نشوونما اور بدھی کے قابو پانے پر ہے بدھی قدرت میں ایک اتی سوکشم تتو ہے جو من تتو سے مختلف ہے اور روح سے بہت قریب ہے یہ حالت من اور آتما کے درمیان کی ہے یعنی وہ من کے اوپر اور آتما سے نیچے رہتی ہے اور اس تک رسائی حاصل کر لینے سے روحانی طبقہ میں داخل ہونے کا امکانات پیدا ہو جاتے ہیں ہم بلا خوف تردید اس کو ساتوک پرکاش کی اوتھا کہہ سکتے ہیں آتمک پرکاش کی اوتھا ابھی اس سے کوسوں دور ہے راہ میں ابھی اور مرحلے بھی ہیں مگر راستہ اس میں اور اس کے درمیان سے ہو کر گیا ہے۔

بدقسمتی سے اِن اصطلاحات کی اصلی سمجھ مشکل سے آتی ہے غلط فہمیاں ہو جاتی ہیں۔ منزل مقصود کے حاصل کرنے میں ناکامیابی ہوتی ہے۔ ان تینوں قسموں کی پراپتی زندگی کے مختلف فرائض کے انجام دینے کے ساتھ ساتھ بھی ہوتی رہتی ہے۔ جسمانی دلی اور دماغی قوتوں کی ترقی اور تحریک زندگی کے روزانہ جدوجہد اردگرد کے حالات اور واقعات کے ساتھ مڈبھیڑ کرنے سے بھی ممکن ہے لیکن یہہ بھول کر بھی نتیجہ نہ نکالنا چاہیئے کہ جسمانی دلی اور دماغی مشاغل کے ساتھ کبھی کسی حالت میں روحانی اکتساب کی تکمیل بھی ممکنات سے ہے نہ پہلے کبھی ایسا ہُوا اور نہ اب ممکن ہے قدیم مذہب میں ایک خاص طرح کی تربیت کا پتہ لگتا ہے جو فی زمانہ بہت کم ادیبوں کو معلوم ہے اور جب تک اس سے کام نہ لیا جائے یہہ ممکن نہیں ہے کہ علم ذات حاصل ہو۔ اور روح کو روحانی طبقہ میں باریابی نصیب ہو۔

سنتوں کے مذہب کی یہ خوبی ہے کہ وہ انسان کے سارے مرحلوں کو نگاہ کے سامنے رکھکر ایک اس قسم کے شغل (یوگ) کی تعلیم دیتا ہے جس کی مدد سے اس کا پیروکار سچائی کی راجدھانی میں داخل ہوکر آتم وشواس کا رتبہ حاصل کر لیتا ہے اس میں کرم بھی ہے اُپاسنا ہے اور گیان بھی ہے اس میں شک نہیں کہ

ان کے کثیف اور استھول حصوں کو نظر انداز کرتا ہے سوکشم پہلو
کو قبول کرتے ہوئے بہت ہی سہل اور عام فہم پیرایہ میں روحانی
آتم پراپتی کے یقینی ذریعہ اور ابھیاس سادھن کو بناتا ہے
جس سے بآسانی روحانی ترقی ملتی ہے۔

"شیو"

# ست سنگ سندیش حضور پرم سنت
# پوادت جی شرما پیر مغاں

رادھا سوامی جنرل ست سنگ
ہیڈ کوارٹر
یکم فروری ۱۹۷۹ء

## نظمیں

دھیان مولم گورو مورتی۔ پوجا مولم گورو پدم
منتر مولم گورو واکیم۔ موکش مولم گورو کرپا
میں بار بار سمجھا رہے وہی مان لے میری کہی کو
دکھ سکھ جو بیتی سو بیتی۔ یاد نہ کر بربادگی کو

ڈھونڈتے ہیں خداکو۔ در بدر وہی ہیں
جن کی نظروں میں انسان خدا نہیں
کس کی تلاش ہو۔ جو آنکھوں کے روبرو ہے
یہہ جُستجو نہیں ہے۔ تو ہین جُستجو ہے
ناحق ہے ذکر اس کا۔ ارے رگ رگ میں جو بسا ہے
یہہ گفتگو نہیں ہے۔ تو ہین گفتگو ہے
پیر مغاں کی دعوت مئے سے منہ کو موڑ
وہ مئے کیا ہے جس کو پیر مُغاں پلا رہا ہے
ایک اک دن پیر مُغاں کے گھر گیا
اس سے پوچھا کون ہے تو دے بتا

تُو کیا ہے۔ اے! پیر مغاں ظاہر اے نوش ہے
مئے خوار میکدہ سے تیرا کاروبار ہے
پیر مغاں نے کھولدی۔ بادہ فروشی کی دوکان
اور دے کے مئے لیتا ہے سب کی نقدِ جان
گمرہی ہے بدرہی ہے۔ ہے یہہ کیا
ہنس کے بولا مجھ سے میں ہوں تیری روح جاں
میں نہیں بھکاتا تجھکو اے! عزیز
بے تمیزی کے لئے دیتا ہوں تمیز
ہوشیاری سچّی بے ہوشی میں ہے
نطق زبان ہوشیاری سچّی بے ہوشی میں ہے

اور نطق اصلی سُن لے خاموشی میں ہے

توصفت کے دام میں ناحق پھنسا
اور گمراہی کی گہری دلدل میں دھنسا
آؤ میرے میخانہ۔ پی حق کی شراب
ہو رہا ہے ہو رہا آہا۔ کیوں خانہ خراب
مست ہو۔ مدھوش ہو بے ہوش ہو
ہوش ہو تو حق کی صفت کا ہوش ہو
مست ہو۔ ہوش بھی ہو۔ دور سے بولے مستی آتی
گفتار سے۔ رفتار اوس کے کاشانہ سے

نشہ میں مخمور ہے۔ پر ہوش کو ہوش ہے
اور دیوانگی دیوانہ ہو جاتی رہی دیوانہ سے

لڑکھڑانے کی بجائے چڑھ گیا بالا سے عرش
آؤ، آؤ، آؤ چل کے پوچھے پی ہے کس میخانہ سے

اوم، بھور، بھوہ، سوہ، مہہ، جنہ، تپہ، ستیم
جتنی اور جب جتنی چاہے پیتا ہے بن پیمانہ سے

مستیاں دیکھو ذرا۔ اس مستانہ کی کیا مستیاں
خود ہی ہے نشانہ بنا۔ خود کے ہی نشانہ سے

خود ہی تو سوال ہے اور خود ہی ہے تو جواب
کیا حقیقت ہے بھلا۔ کس پہ کرتا ناز ہے

**جاگرت سے موت تلک خواب ہی تو خواب ہے**
**جاگرت میں کیا ہے خواب یہہ خواب ہے**

---

ست سنگ کے بچن انمول ہزہولی نس پرم دیال پرم سنت
حضور فقیر چند جی مہاراج ہوشیار پور پنجاب
رادھا سوامی جنرل ست سنگ
ہنمکنڈہ۔ ورنگل        یکم فروری ۱۹۷۹ء ۔صبح

شبد۔ سادھو! کرتا کرم سے نیارا
آوے نہ جاوے مرے نہ جیوے تا کا کرو بچار ا سادھو
رام کا پتا جو دسرتھ کہیے۔ دسرتھ کو نے جایا
دسرتھ پتا رام کو دادا۔ کہو کہاں سے آیا

رادھا رُکمنی کرشن کی رانی ۔ کرشن
سولہ سہس گوپی ان کی ۔ بھیو کام کو کیڑا

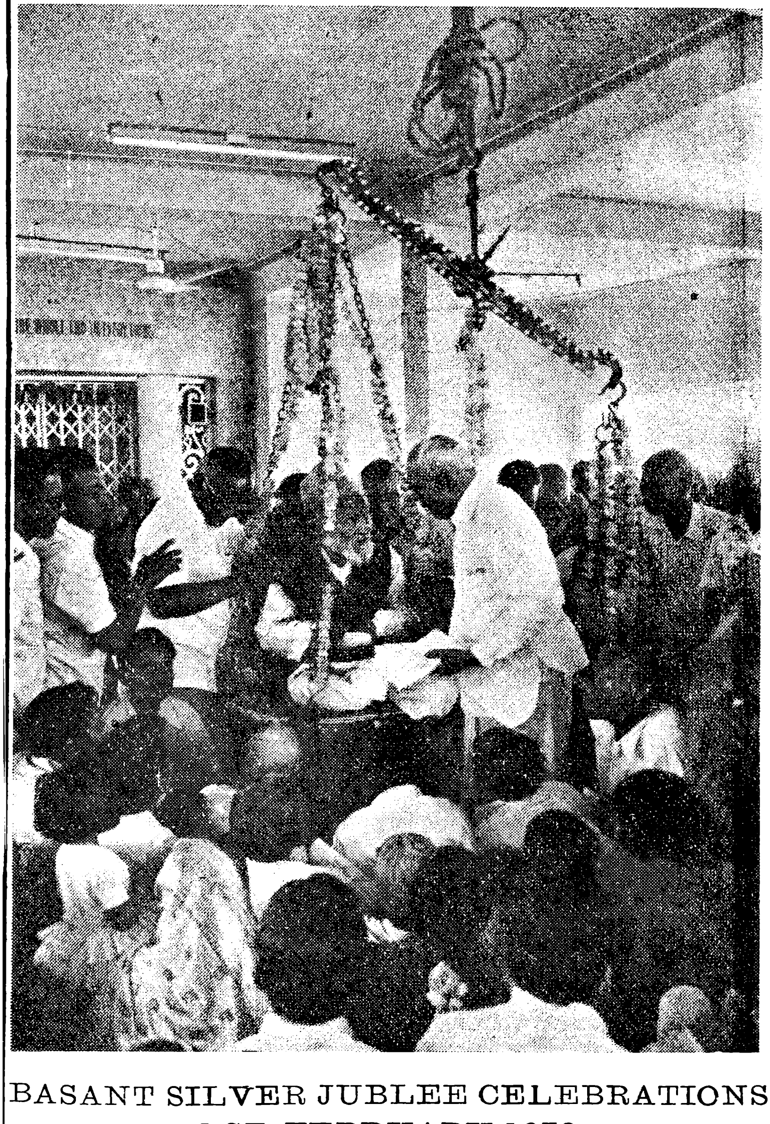

BASANT SILVER JUBLEE CELEBRATIONS
1 ST. FEBRUARY 1979

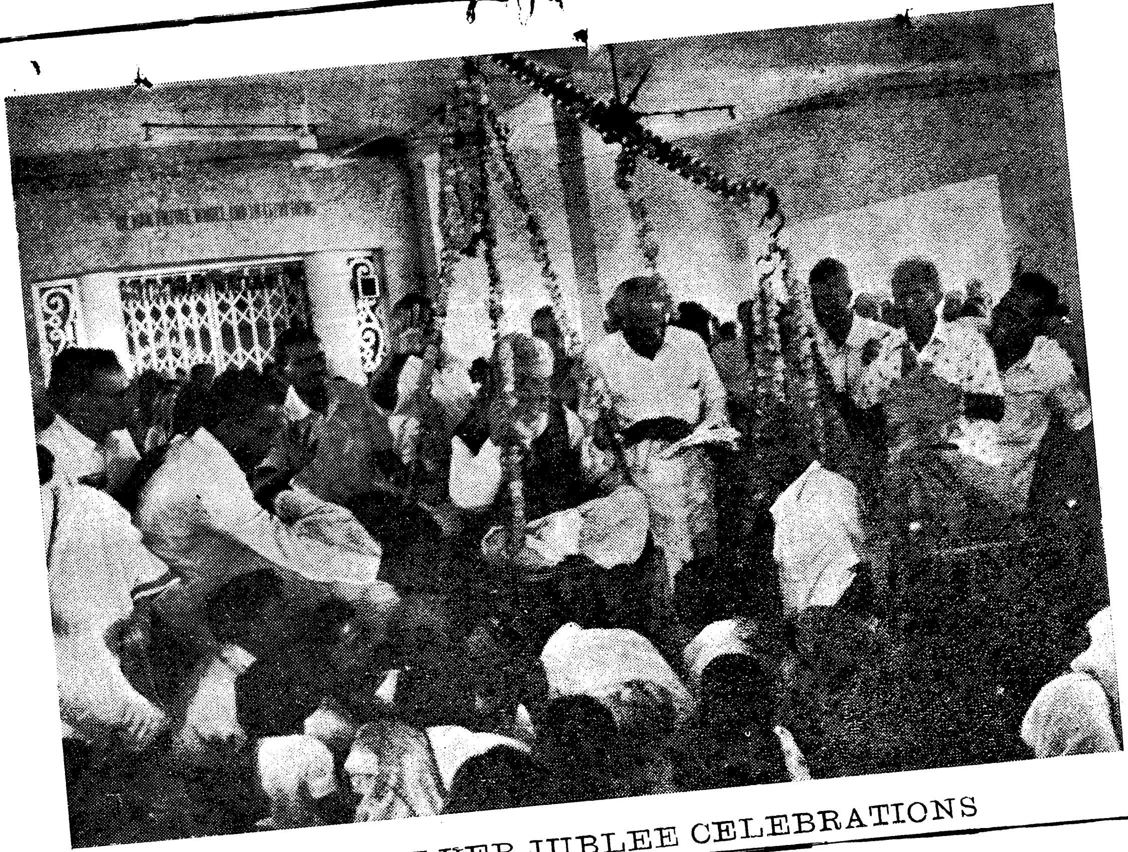

BASANT SILVER JUBLEE CELEBRATIONS

رادھا سوامی۔ سب سے پہلے میں اپنی آتما سے پوچھتا ہوں کہ تو نے یہ مکڑی کا جالا کیوں بنایا ہے؟ ست سنگ کراتا ہے متھے ٹکواتا ہے تو بتا تیرا کیا مطلب ہے؟ میں نہ گورو ہوں نہ مہاتما ہوں نہ اب کسی کا چیلہ ہوں۔ میرا کرم۔ سات برس کی عمر سے رام کو ملنے کے لئے نکلا تھا ٹھاکر پوجے۔ ایک وقت آیا جب میں پریم سے اپنے من کے انترہی ٹھاکروں کو نہلاتا۔ بھوگ لگاتا۔ باہر کے ٹھاکروں کو نہ نہلاتا نہ پوجا کرتا۔ میری ماں نے کہا تو نے باہر کے ٹھاکروں کو نہلایا نہیں۔ وہ مجھے وہاں لے گئی وہاں سنگھاسن پر مٹی جمی ہوئی تھی۔ میں نے کہا ٹھاکر انتر ہے باہر نہیں۔ پھر میں رام اور کرشن کا دھیان کرنے لگا۔ ایک دفعہ میں باہر سے آیا اسٹیشن پر تو میرے دھیان میں کرشن آگے آگے چلتا تھا۔ میں پیچھے پیچھے چلتا تھا۔ آگے گائے کا گوبر پڑا تھا۔ کرشن کی مورتی نے کہا "گوبر کھالے" میں نے گوبر اٹھایا اور کھا لیا۔ سوچا کہیں بھگت مال میں لکھا ہوا نہیں ہے کہ کسی بھگت کو گوبر کھانے کہا ہو۔ اور اس نے گوبر کھایا ہو۔ یہہ کرشن نہیں ہے جس نے مجھے کہا گوبر کھالے۔ چونکہ میں برہمن کے گھر پیدا ہوا رامائن کو مانتا تھا بھاگوت کو مانتا تھا۔ رامائن میں لکھا ہوا ہے

نانا بھانتی رام اَوتارا
رامائن شت کوٹی اپارا

میرا وشواس تھا کہ پچھلے زمانہ میں کرشن آتا ہے اب بھی آیا ہوگا۔ میں رونے لگا۔ (۲۴) گھنٹہ لگاتار رویا اور کہا کہ اے رام مجھے انسانی روپ میں درشن دے۔ ڈاکٹروں کو بلایا گیا۔ انہوں نے کہا پاگل ہوگیا ہے۔ ۵ بجے صبح ایک درشیہ تھا جس میں داتا دیال میرے درشیہ میں آئے۔ انہوں نے نام دان دیا۔ کنویں پر پانی نکالا اور مجھے نہلایا۔ میرا باپ آگیا۔ اس نے میری شکایت کی۔ میں رونے لگا اتنے میں کانٹے والا ڈیوٹی پر لگا دیا میں دس مہینے خط لکھتا رہا۔ داتا دیال کو رام سمجھ کے دس مہینے کے بعد انہوں نے مجھے جواب دیا کہ تمہارے خط ملتے ہیں۔ میں نے سچائی۔ حقیقت اصلیت اور شانتی کو رادھا سوامی مت میں حضور معلیٰ مقدس رائے سالگرام صاحب سے پایا ہے اگر تم کو اس راستہ میں چلنے سے انکار نہ ہو تو آجاؤ۔ اتفاق سے جس دن چٹھی آئی میرا ریلیور آگیا تھا میں ادھر چلا گیا انہوں نے مجھے رادھا سوامی مت۔ کبیر مت اور سنتوں کا مت دیا۔ جب میں سار بچن رادھا سوامی
پیتنگ سنتوں کی بانی پڑھنے لگا اس میں کلھذان تھا سب مذہبوں کا تھا اب میں آدی سنت کبیر صاحب

کا شبد سُناتا ہوں۔

سادھو! کرتا کرم سے نیارا!
آوے نہ جاوے مرے نہ جیوے تا کو کرو بچارا
رام کو تپا رتھ سہرتھ کیتا دسرتھ کونے جایا
دسرتھ اپنا رام کا دادا کہاں سے آیا

اب تم سوچو! ایک برہمن کے گھر میں پیدا ہونے والا آدمی۔ رام کرشن کو ماننے والا۔ اس کو جب یہہ شبد سنائے جائیں گے یا تو وہ کبیر کو یا ان سنتوں کو گالی نکالے گا یا میری طرح پاگل ہوجائے گا اس وقت میں نے پرن کیا تھا کہ میں اس راستہ پر سچا ہو کر چلونگا۔ جو کچھ میرا انوبھو ہوگا دنیا کو بتا دونگا۔ اس کے علاوہ سنتوں کا خدا! ابھی آپ نے شبد پڑھا کرتا نہیں ہے اس کو سب سے اونچا بتایا گیا ہے۔ اس کا مجھے پتہ نہیں لگتا تھا۔ میں نے بہت شبد ابھیاس کیا۔ گورو کی سیوا جتنی مجھ سے ہوسکی کیا۔ آپ لوگ میرے پاس آتے ہیں کوئی بیٹا مانگتا ہے کوئی بیٹی مانگتی ہے کوئی دھن مانگتا ہے کوئی نوٹوں پر دستخط کرواتا ہے۔ میں نے کبھی کوئی چیز دنیا کی گورو سے نہیں مانگی سوائے دو دفعہ کے۔ داتا نے مجھ پر فرض لگا یا تھا۔ حکم تھا بنل۔ ابل اگیانی جیوں کو پار سے

جانا۔ جگت کا کلیان کرنا بھوساگر سے جیووں کو پار کرنا۔ یہہ رن میرے سر پر گورو کا ہے اس کو اُتارتا ہوں اور جو کچھ میں نے اپنی زندگی میں سمجھا ہے وہ کہتا ہوں۔ ۲۵ سال ہو گئے مجھے یہاں آئے ہوئے۔ آپ میری سلور جوبلی منا رہے ہیں رہیں (۹۳) سال کا انوبھو جو مجھ کو ہوا آپ کے چرنوں میں بھینٹ کر رہا ہوں مگر میں دعویٰ نہیں کرتا کہ جو کچھ میں نے سمجھا ہے۔ حقیقت ہے مجھ کو اپنے انوبھو بیان کرنے کا حق حاصل ہے اور وہ حق یہ ہے کہ مجھ کو جو سنتوں کا رام ہے خدا ہے یا مالک ہے اس کی سمجھ نہیں آتی تھی۔ میں تو داتا دیال کو رام کا اوتار سمجھ کر پوجتا رہا متھے ٹیکتا رہا۔ جب جب مجھ کو خیال آتا تھا میں نے ان کو تنگ کیا کرتا تھا کہ مجھے وہ گھر دکھاؤ جو تمہارے سنتوں کا کبیر کا یا رادھا سوامی کا آدگھر ہے کیونکہ سنتوں نے ایشور پرمیشور کا کھنڈن کیا ہے۔ میرے نام داتا دیال جی نے لکھا ہے۔

میں نہیں رام کرشن کا سیوک ایش برہم نہیں جانوں
میں فقیر کا نام دیوانہ سب سے بڑھکر مانوں
جو فقیر موہے درشن دیوے اپنا بھاگ سراہوں
اپنے تن کے چام کی جوتی پگ فقیر پہناؤں

اب میں اس بات کو جاننے کے لئے اپنا جیون کھو دیا۔ میں یہہ کام روپیہ جمع کرنے کے لئے نہیں کرتا ہوں۔ نہ مجھے اس سے واسطہ ہے۔ پرماتما کی دیا سے میرا بیٹا (۲۵۰۰) روپیہ مہینہ کماتا ہے۔ بہو (۷۵۰) روپیہ لیتی ہے میرا اپنا ذاتی مکان ہے میں آزادیوں میں مندر سے کبھی سبزی منگواتا ہوں نقد پیسہ دے دیتا ہوں۔ میں نے (۹۳) سالہ اتو مجھ کو جو کچھ میں نے سمجھا ہے اس (۲۵) سالہ سلور جوبلی کے موقع پر آپ کے چرنوں میں بھینٹ کرتا ہوں۔ اور گورو کی آگیا سے سبکدوش ہو جاؤں۔ داتا دیال جی نے کہا تھا "فقیر چولہ چھوڑنے سے پہلے تعلیم کو بدل جاتا" اب میں اپنی آتما سے پوچھتا ہوں تجھکو کیا ملا۔ داتا کا شبد ہے۔

منگی میں گورو چرن نا سپ ترے ہوتے والے
مجھ دکھ سکل مٹائے۔ شانت پد دینے والے

بھوساگر اتی اگم پنتھ نہیں سو جھے کوئی
شبد جہاز چڑھانے پار، گورو کینہا سوئی

بوڑہت رہے منجدھار ملا نہیں کوئی سہائی
اے گورو داتا ہاتھ گہہ میری ٹھور لگائی

نام روپ کا بھید دیا بھرم بھید مٹا یا
پدا بھید درسائے۔ بھید کا پھند چھڑائے

رادھا سوامی پدکمل من مدھوپ لبھا نا
من بانی کے پرے ملا دھر پد نِروا نا

یہ مجھے ملا۔ اور اس کے ملنے کے لئے بھید کو دینے کے لئے ۱۹۱۸ء میں داتا دیال نے یہہ گورو پدوی مجھ کو دی تھی۔ سارا دن میں ان کو تنگ کرتا رہا میں کہتا تھا مجھے وہ جگہ دکھا دو جس کو آپ کا سنت مت کہتا ہے۔ داتا نے ایک دن کہا۔ اچھا فقیر! صبح آنا دکھا دونگا۔ میں صبح گیا متھا ٹیکا داتا دیال جی نے میری گود میں ۵ پیسہ ایک ناریل میری گود میں رکھکر میرے پاؤں پر متھا ٹیک دیا۔ اور کہا "تم میں ننا نوے (۹۹) عیب ہو سکتے ہیں ایک سچائی ہے میرا حکم مانو۔ ست سنگ کراؤ۔ نام دان دو تم منزل پر پہنچ جاؤ گے آپ بھی جاؤ گے اور شاید اوروں کو بھی لے جاؤ گے۔ جب سے میں یہہ گورو پدوی پر آیا۔ میں اس بھید کو جان نہ سکا۔ وہ بھید کیا ہے۔ میں کسی کے اندر نہیں جاتا۔ لوگ میرا دھیان کرتے ہیں ان کے کام

آدمی آیا وہ نوجوان ہے کہتا ہے باباجی میں امتحان دینے لگا امتحان کے پرچہ کے سوالات کا جواب مجھے نہیں دینا نہیں آتا تھا۔ آپ کو یاد کیا۔ آپ آ گئے جوابات لکھا دئے اور میں کامیاب ہو گیا۔ ایسے ہی میں جب آنے لگا اس کے دو دن پہلے ایک چٹھی آئی۔ ایک نوجوان ہے اس کے نوکری کے لئے انٹرویو ہو رہا تھا۔ پرچہ سخت تھا۔ وہ کہتا ہے میں نے آپ کو یاد کیا۔ آپ کو میں نے دیکھا نہیں۔ پر آواز سن رہا تھا۔ آپ نے کہا بتا کیا سوال ہے میں نے سوالات کہے اور آپ نے جوابات لکھوا دے اور میں فرسٹ کلاس میں سیلکٹ ہو گیا۔ ایک نرملا نامی عورت ہے بمبئی سے وہ سومناتھ گئی تھی۔ نہانے کے لئے وہ دریا میں گئی۔ بھنور میں آ گئی اس نے مجھے یاد کیا۔ میں نے اس کو بھنور سے نکالا اور وہ بچ گئی اس نے مجھے ایک پیٹی سیب کی اور ایک پیٹی آلوبخارے کی بھیجی اور یہ واقع لکھا کہ آپ نے مجھے بھنور سے نکالا اور کہا تمہیں ابھی کام کرنا ہے وہ کہتی ہے بتاؤ مجھے اور کیا کام کرنا ہے اب میرے شوہر کو کشٹ پڑے اگر میں جھوٹ بولوں۔ میں نے اس کو بچایا نہیں اور نہ میں جانتا ہوں اور نہ مجھے پتہ ہے یہہ تو حال کا واقع ہے

ایسے واقعات میرے زندگی میں ہوتے رہتے ہیں۔ اس سے مجھکو
گیان ہو گیا ہے۔ بھید مل گیا ہے کیا بھید ملا؟ ۔ اے انسان
تجھکو جو کچھ ملنا ہے مل چکا ہے یا ملے گا۔ وہ تیرا اپنا
وشواس ہے اپنی شردھا ہے اپنا یقین ہے تیرا اپنا ہی
ایمان ہے اب میں بمبئی جا رہا ہوں بمبئی والوں نے مجھے
بلایا ہے ہوائی جہاز کا کرایہ بھیجا ہے اس عورت نے مجھے
بلایا ہے جو دریا کے بھنور میں آ گئی تھی اور بچ گئی۔ وہاں
میں بھی کہو نگا کہ بیٹی میں نے تجھ کو نہیں بچایا یہہ وہ راز
ہے جو کہ آج تک بھارت درشن میں کسی بھی مذہب کے
پیرو کار نے یا سنت نے عام پبلک میں نہیں کھولا۔ میں
پہلا آدمی ہوں جس نے اس راز کو کھولا ہے اشارہ سب
کر گئے۔ میں نے کیوں کھولا۔ میرے ذمہ جگت کلیان کی
ڈیوٹی ہے ہندستان کے تقسیم کے وقت کیا ہوا۔ ہندو
مسلمان آپس میں لڑے لکھنو میں شیعہ سنی لڑے۔ عرب
اور اسرائیل کی لڑائی۔ پاکستان بن گیا کیوں بنا؟ جیووں
کے اگیان سے۔ کوئی سمجھتا ہے محمد صاحب باہر سے آئے ہیں
کرشن باہر سے آتے ہیں بابا فقیر باہر سے آتا ہے بیاس
والے کہتے ہیں بابا چرن سنگھ باہر سے آتے ہیں۔ یہہ

سب دھوکہ ہے فریب ہے اور جھوٹ ہے پچھلے زمانے
میں اس راز کو سنتوں نے کسی خاص گورو مکھ چیلہ کو بنایا
کرتے تھے اور ساتھ ہی اس کو ہدایت کرتے تھے کہ اس
راز کو پوشیدہ رکھیں۔ آدی سنت کبیر نے دھرم داس کو
اس راز سے واقف کیا اور ساتھ ہی ہدایت کی۔

دھرم داس تو ہے لاکھ دو ہائی
سار بھید باہر نہیں جائی

اس سار بھید کے باہر جانے سے کیا نقصان ہے
اگیانی جیو جو وشواس رکھتے ہیں ان کے وشواس
کو دھکہ پہونچتا ہے مگر اس اگیان کا نتیجہ کیا ہوا۔
انسانی نسل بٹ گئی۔ ہزاروں مذہب ہزاروں نتیجہ
بن گئے چونکہ میں وقت کا سنت ستگورو ہوں۔ اور
انامی دھام سے اسی واسطے آیا ہوں کہ ماتو جاتی کو بتا
جاؤں کہ تم جس خدا کے نام پر بٹ چکے ہو۔ ایک دوسرے
کے سر کاٹتے ہو۔ نفرت کرتے ہو تم غلطی میں ہو۔ وہ
جو اصلی مالک ہے وہ یہاں نہیں رہتا۔ اس کا ثبوت
میں آپ کو دے دیا۔ میں جب زندہ امریکہ' افریقہ
انگلینڈ کسی جگہ نہیں جاتا۔ تو کوئی محمدؐ صاحب۔ کوئی دیوی

کوئی دیوتا۔ رام کرشن باہر سے کسی کے انتر نہیں جاتا جس قسم کے احساسات (IMPRESSIONS) اور سنسکار (SUGGESTION) دماغ پر پڑے ہوئے ہیں ویسے ہی نظارہ وہ دیکھتا ہے آپ دیکھو سب ہی مذہب والے اپنے اشٹ دیوتا کا دھیان کرتے ہیں کیا کسی ہندو کو جو برہمن ہے اپنے انتر محمد نظر آیا۔ عیسیٰ نظر آیا۔ ؟ نہیں کسی مسلمان کو سمادھی میں کرشن نظر آیا ؟ نہ رام نظر آیا نہ سیتا نظر آئی۔ بات میں صاف کہتا ہوں اور یہہ بھی جانتا ہوں کہ بہت اونچا بول رہا ہوں مگر میں مجبور ہوں۔ میرے ذمہ ایک ڈیوٹی ہے اس کو میں پورا کرنا چاہتا ہوں۔ کوئی سنے یا نہ سنے جس کی مرضی چاہے میرے ست سنگ میں آئے جس کی مرضی چاہے میرے ست سنگ میں نہ آئے جس کی مرضی چاہے میری کوئی کتاب پڑھے جس کی مرضی چاہے میری کوئی کتاب نہ پڑھے جس کی مرضی چاہے چار پیسہ مندر کے لئے دے جس کی مرضی چاہے نہ دے بات آپ کو سچی کہتا ہوں۔ آپ نے میری (۲۵) کی سلور جوبلی منائی اور میں (۹۳) سال کا اپنا ذاتی انوبھو آپ کے بھینٹ کر رہا ہوں آپ کو نہیں ساری مانو جاتی کو کہے جاتا ہوں

سچائی کیا ہے جس قسم کے سنسکار انسان کے دماغ پر پڑتے ہیں بچپن سے کچھ پچھلے جنم کے کرموں کے سنسکار بھی ہوتے ہیں اس انش قسم کے درشیہ نظر آتے ہیں چونکہ جیو اگیانی ہے وہ سمجھتا ہے وہی خدا ہے میں کسی کا پرشاد نہیں کھاتا۔ خصوصاً اگیانی کا جب میں یہاں آیا پہلے سال بھائی نند و سنگھ مجھ سے ملے۔ میں نے کہا کہ میں ست سنگ مت کراؤ۔ کہنے لگے کیوں؟

میں نے پوچھا آپ کا روپ ان کے اندر پرگٹ ہوتا ہے۔؟

پرم سنت نند و سنگھ جی مہاراج نے کہا ہاں ہوتا ہے۔

پرم دیال جی آپ کو پتہ ہوتا ہے؟

پرم سنت نند و سنگھ جی مہاراج۔ نہیں!

پرم دیال جی۔ کیا آپ پبلک میں بتا سکتے ہیں۔؟

پرم سنت نند و سنگھ جی۔ نہیں۔!

تمہارے بچہ گھٹ رہیں گے دھوکہ اور فریب کا پرشاد ہے۔ بچوں کو نقصان پہونچے گا۔ میں ڈر گیا۔ اب مجھے خود پتہ نہیں میں کیسے مرونگا۔ مگر میں نے جب دیکھا یہہ بڑے بڑے سِدھ یوگی بڑے بڑے بھگت بڑے بڑے تپسیا کرنے والے بُری موت مرے۔ کوئی مہاتما۔ ٹی بی سے فوت ہوا۔ سوامی رام کرشن پرم ہنس کینسر سے مرے عیسیٰ مسیح کا کیا حال ہوا۔

ارے بابا!

جب ایشور کی خدا کی بھگتی کرنے والے آدمی بھی مصیبت اور دُکھوں سے اپنے کرم کے مطابق نہ بچ سکے تو تم یہ امید کرو گے بابا فقیر کو متھا ٹیکنے سے تمہارا بخار کم ہوگا۔ ٹی بی چلی جائے گی۔ ہوش کی دوا کرو۔ کس طرف دُنیا جا رہی ہے ہم مہاتما لوگ اگر کسی کو کچھ کہہ دیتے ہیں اور وہ ہو جاتا ہے۔ تو بس اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہیں بیٹھ جاتے ہیں۔ ایسے دعا دیتے ہیں تیرا کلیان ہو۔ تیرا کلیان ہو یہ آج کل کا گوروازم ہے آج کل کا گورو ازم کیا ہے؟ ٹھیک ازم ہے لفظ میرے سخت ہیں۔ حقیقت بتا رہا ہوں۔ ہم لوگوں کو ان مذہب والوں نے

سچائی نہیں بنائی اور ہماری جائدادیں ہڑپ کیں۔ ہمارا
دھن لوٹا ہے۔ ہم نے اس اگیان کی وجہ سے
مندروں میں کروڑ روپیہ لگا دیا۔ سوچو میرے بات کو۔
مندروں میں کروڑ ہا روپیہ لگا دیا کہ نہیں شیوجی مہاراج
آتے ہیں رام آتا ہے۔ میں کیسے مانوں۔ جب میں
زندہ ہوشیارپور میں بیٹھا ہوا کہیں نہیں جاتا۔ اگر میں
نے وہی کام کرنا ہوتا جو دوسرے مہاتما کر گئے۔ تو مجھے
اس پیٹ فارم پر آنے کی کیا ضرورت جو کچھ کسی کو ملتا ہے
یہ اس کا اپنا کرم ہے یہ ٹھیک ہے کہ مجھے کہتے ہیں
بابا تو جو کہتا ہے وہ ہو جاتا ہے وہ یہ نہیں کہ میں
کرتا ہوں۔ ایسا ہوتا ہوتا ہے اور میرے منہ سے
وہ نکل جاتا ہے۔

آدی سنت کبیر صاحب کا شبد ہے۔

سانچ برابر تپ نہیں جھوٹ برابر پاپ
جس کے ہردے سانچ ہے اس کے ہردے آپ

چونکہ میرا انتر اور باہر شدھ اور پوتر ہے میرا بھاؤ
نرمل ہے میں اپنا کوئی سوارتھ نہیں رکھتا اس لئے ہونے
والی جو بات ہوتی ہے منہ سے نکل جاتی ہے۔

یہاں راجیشور راؤ بیٹھا ہوا ہے۔ میں امریکہ گیا۔ وہاں اس کی بہو کا بچہ ہونے والا تھا ہر ایک آدمی کو غرض ہوتی ہے مجھے تو یاد نہیں رہا۔ اس کے بچہ نے کہا ہے۔ "I AM WAITING FOR SHIV KUMAR DEV RAO"

میں حیران کہ کیا بات ہے اس نے لڑکے کا نام پہلے ہی رکھدیا۔ اصل میں راجیشور راؤ سے میں نے کہا تھا کہ بھائی اگر تمہارے یہاں لڑکا ہوگا تو اس کا نام یہہ رکھدینا میں کچھ نہیں کرتا۔ آگ لگے اس گو روائی کو۔ میں اپنی چاردن کی زندگی کو گندہ کرکے اس سنسار سے جانا نہیں چاہتا۔ مجھے پتہ نہیں کہ میں کیسے مرونگا میرے جو کرم ہیں اس کو میں اوشیہ بھگتونگا۔ مگر میں نے اپنی نیت سے کبھی ہیرا پھیری کی بات نہیں کی۔ ساری زندگی میں میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا جہاں تک میری اپنی زندگی ہے یوں سرکار کے دفتروں میں میں نے وقت کی نزاکت کو دیکھکر اپنے ماتحتوں کو بچانے کے لئے تھوڑی پالیسی سے کام لیا۔

سائیں آگے سانچ ہو۔ سائیں سانچ سوہاے
بھاوے لمبے کیس کر۔ بھاوے کیس منڈاے

سانچ برابر تپ نہیں۔ جھوٹ برابر پاپ
جاکے ہردیہ سانچ ہے۔ تاکے ہردیہ آپ

سانچے کوئی نہ پتیجے۔ جھوٹے جگ پتیائے
گلی گلی گورس بکے۔ مدار بیٹھ بکائے

سانچ کہوں تو مارسی۔ یہہ ترکانی زور
بات کہوں پرلوک کی۔ کر گہہ پکڑے چور

کبیر کہتے ہیں یہہ ترکوں کا راج ہے مسلمانوں کا راج ہے
انگریزوں کے راج میں سوامی جی برگٹ ہوئے داتا دیال
کا زمانہ انگریزوں کے راج کا تھا یا ساون سنگھ جی
انگریزوں کے راج میں تھے اب اپنا راج ہے اس
وقت سنت مت کو چاہے سچائی اور صاف بیانی سے
راز فاش کریں۔ تاکہ ہم لوگوں کو پتہ لگے حقیقت کیا ہے۔

ہم آپس میں لڑتے ہیں جھگڑا کرتے ہیں اس کا نتیجہ دُنیا دیکھتی ہے جو بات ہونے والی ہوتی ہے وہ سوچا وک میرے منھ سے نکلتی ہے یہ نہیں کہتا ہوں ۔ دانا! آپ نے کہا تھا ۔ تعلیم کو بدل جانا تیرے دربار میں بیٹھا ہُوا ہوں ۔ اگر میں نے غلط سمجھا ہے تو میں ذمہ دار نہیں میری نیت صاف ہے ۔ میں نے اپنے مان کے لئے عزت کے لئے دولت کے لئے آج دن تک کوئی کام نہیں کیا میری سمجھ میں یہہ آیا ہے لوگ میرے تعلق اتنی کرامات لکھتے ہیں کہ اگر میں سب کو شایع کردوں تو بہت بڑی ضخیم کتاب بنے گی اور حیران گی کی بات یہہ ہے میرے شہریہ کوکشٹ پڑے اگر میں جھوٹ بولوں ۔ مجھے تو پتہ نہیں ہوتا ۔ کون فقیر چند کس کی مدد کرتا ہے اگر کوئی بات میرے منھ سے کہی ہوئی پوری ہوتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں کرتا ہوں ۔ ایسا ہونا ہوتا ہے اس کا ثبوت دیتا ہوں ۔ میں اپنے گھر کی مثال دیتا ہوں ۔ میری لڑکی پریم پیاری تھی ۔ میں نے اس کی شادی کی ۔ پانچ سال سے اس کی کوئی اولاد نہیں ہوئی ۔ حکیم ... رام کے لڑکے کی شادی جو دھیور میں تھی ۔

اس نے میری لڑکی کو بھی بلایا اور داماد کو بھی بولایا اور میں بھی شادی
میں گیا اتفاق سے میری لڑکی میرے پاس آئی۔ کہتی ہے۔ پتا جی شادی
ہوکر ۵ سال ہو گئے بچہ کوئی نہیں۔ ساس تانا مارتی ہے جیٹھانی بھی
کہتی ہے میں کیا کروں۔ میں نے اس کو کہا فقیر کی بیٹی ہے تیرے
قسمت میں اولاد ہو تو سنتان ہو گی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد میرا داماد
آیا۔ اس نے بھی یہی بات کہی۔ میرے منہ سے نکل گیا بہتیرے اولاد
ہو گی۔ میں نے یہہ نہیں سوچا کہ بیٹی کو کیا کہہ رہا ہے اور داماد کو کیا
کہہ رہا ہے (۱½) سال کے بعد میری لڑکی مر گئی۔ میرے داماد نے
دوسری شادی کی۔ اس کے بہت اولاد ہوئی۔ اے! داتا! تیرے
دربار میں بیٹھا ہوں۔ میں اپنی ڈیوٹی کو پورا کر جانا چاہتا ہوں جو
آپ نے مجھ پر لگائی تھی۔ تعلیم کو بدل جانا۔ داتا نے کہا تھا
فقیر چولہ چھوڑنے سے پہلے تعلیم کو بدل جانا۔ اس وقت یہہ میرے
بھائی پیر مخان بھی وہاں موجود تھے۔ بھنڈارو بھی وہاں
موجود تھی اور لوگ بھی موجود تھے وہ مر گئے۔

آپ لوگ آئے ہیں میرے ۲۵ سالہ آگمن کے سلسلہ میں
سلور جوبلی منا رہے ہیں میں نے ۲۵ سال میں کیا کیا مجھے
تو پتہ نہیں۔ آپ میرے ۹۳ سالہ عمر کا انوبھو دیکھئے میں
اس عرصہ میں جو گیان حاصل کیا ہے وہ آپ کو بتائے جاتا ہوں

مجھے بھید مل گیا۔ کیا بھید ملا۔ یہی کہ میں کسی کے انتر نہیں جاتا۔ لوگوں کے انتر میرا روپ امریکہ افریقہ۔ یوپی آندھرا پردیش بھارت ورش کے ایک بڑے علاقہ میں پرگٹ ہوتا ہے اور ان کے کام کر جاتا ہے۔ ان کے شبھ کامنائیں پورن ہوتی ہیں میری تو عقل چکر کھاتی ہے۔ مجھے تو کوئی پتہ نہیں ہوتا۔ اگر یہی بات دوسرے گوروں کے ساتھ بیتے تو جو پچھلے گذرے ہوئے گورو تھے میں ان کی کرپا کرم کرتا ہوں کیوں؟ کسی بات کو پردہ میں رکھ کر کسی کو اگیان میں رکھکر اس سے دھن لینا۔ اس کو لوٹ لینا۔ اس سے متھے ٹکانا۔ یہ پاپ ہے یہ مجرم ہیں مجھے یہ وہم آگیا ہے کہ شاید ان جہاتماؤں کو اسی وجہ سے تکلیف ہوئی آج دن تک قدرت نے میری بڑی مدد کی۔ میں (۹۳) سال کا ہوں۔ جوانوں سے اچھا ہوں۔ اچھے بولتا ہوں۔ کبھی کبھی پیٹ میں درد ہو جاتا ہے کبھی خارش ہوتی ہے۔ شکر ہے۔ آپ کو کہنا چاہتا ہوں۔ اے! میرے بیٹو! اے میری ماتاؤ اے! میرے بھائیو! اے میرے دوستو! میرے بزرگو! تم کو جو کچھ ملا ہے اور ملے گا وہ تمہارے اپنے کرم کا پھل ملے گا۔ جو پچھلے کرم تم نے کئے ہوئے ہیں جب

اس کرم سے سنت نہ بچے۔ بڑے بڑے بھگت نہ بچے تو تم یہ

امید کرو کہ صبح آدھ گھنٹہ رامُ رام جپ لوگے اور شام آدھ گھنٹہ رام رام جپ لوگے اس سے تمہارے جو کرم کے ہوئے ہیں وہ کٹ جائیں گے بالکل جھوٹ ہے۔ میرے ذمہ تعلیم کو بدلنے کی ڈیوٹی ہے رام رام جپنے سے تمہارا من یکسو ہوگا اور تمہارے قابو میں آئے گا۔ سدھی شکتی بھی آجائے گی مگر تم جو کرم کرتے ہوئے اس سے تم بچ نہیں سکتے۔ نہ کوئی بچا نہ کوئی بچے گا۔ اس لئے تعلیم کو بدلے جا رہا ہوں جہاں تم رامُ رام۔ اللہ اللہ۔ واہ گورو جپتے ہو۔ وہاں اپنی نیتوں کو صاف رکھو۔ جو شخص اپنی نیت کو صاف رکھتا ہے اپنی ذاتی غرض کے لئے کسی کے ساتھ ہیرا پھیری دھوکہ نہیں کرتا۔ وہ سچا آدمی ہے اس کے کرم نہیں بڑھیں گے۔ ورنہ تم لوگ بچ نہیں سکتے۔ آج کل گوروں کا کیا اصول ہے نام لے جاؤ۔ انت سمیہ میں گورو تم کو ست لوک لے جائے گا یہہ دنیا میں اتنا پاکھنڈ ہے کوئی حساب نہیں ہم گرہتی جیوؤں کو بیوقوف بنا کر لوٹا جا رہا ہے۔

کرم جو جو کرے گا۔ انت میں بھوگنا پڑے تا

جہاں تم رامُ رام جپتے ہو۔ وہاں تم اپنی نیت کو صاف رکھو۔ ورنہ تمہارا رامُ رام جپنا تمہیں کوئی فائدہ

نہیں دے گا۔ یا بابا فقیر چند کو گورو بنا لو۔ اگر کرم کو ٹھیک نہیں کر سکتے تو تمہارا کلیان نہیں ہو سکتا۔ بالکل صاف بات ہے میں نے اسی لیئے کسی کو نام دان نہیں دیا۔ چیلہ نہیں بنایا میں وہ بات کہتا ہوں جو آدمی میری بات کو سن کر وشواس کرتا ہے اور عمل کرتا ہے اس کے کام ہو جاتے ہیں اور کریڈٹ (CREDIT) ہز ہولی نس پنڈت فقیر چند کو ملتاہے فقیر چند کچھ نہیں کرتا اور نہ کرنے یوگیہ ہے یہی بات کبیر صاحب کہتے ہیں۔

نا کچھ کیا نہ کر سکا۔ نہ کرنے یوگ شریر
جو کچھ کیا سوہری نے کیا۔ بھئے کبیر کبیر

میں نے (۹۳) سال کی زندگی میں جو کچھ انوبھو کیا ہے وہ آپ کو بتا رہا ہوں۔ مجھ کو اس گھر کا پتہ جو سنتوں کا ہے داتا دیال جی سے نہیں ملا۔ داتا دیال جی نے پریم دیا اور آنند دیا۔ اس گھر کا پتہ دینے کے لیئے داتا دیال جی نے گورو پدوی مجھکو دی۔ آپ لوگ مجھے اپنا گورو مانتے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ میں آپ کو اپنا گورو مانتا ہوں۔ اب وہ عورت جو کہتی ہے کہ میں اس کو ہاتھ پکڑ کے پانی کے بھنور میں بچایا۔ میں تو گیا نہیں۔ تو یہہ گیان

مجھے کس نے دیا ہے۔ داتا دیال جی نے دیا ہے نہیں! اس
عورت نے دیا۔ وہ عورت میری سچی ست گورو ہے۔ جس
سے میں نے یہہ گیان سیکھا یہہ ٹھیک ہے کہ میری صاف
بیانی سے میرا دائرہ نہیں بڑھ سکتا۔ مجھے پیسہ نہیں آتے
پردہ رکھتا تو آج میں لاکھوں روپیہ کا مالک ہوتا شری
(بورگو اونکار جی کے طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہتے ہیں ان کے
پتا جی کے میں نے پاپ لے تھے۔ اگر میں نے لئے ہوتے تو مجھے
کچھ ہو جاتا۔ صرف ان کا وشواس آگیا کہ میں نے اپنے
برے کرم کا پھل بابا کو دے دیا جو کچھ ہے وہ تمہارا اپنا وشواس ہے تمہاری اپنی شردھا ہے اپنا یقین ہے گورو نام ہے گیان
کا۔ سمجھ کا۔ بویک کا۔ مگر اس کی سمجھ جلدی عام لوگوں کو
نہیں آتی کیوں؟ آپ لوگ دنیا کی چکر میں آئے ہوئے
ہیں۔ کتنے لوگ میرے پاس آتے ہیں کوئی کہتا ہے میری
لڑکی کی شادی نہیں ہوئی۔ کوئی کہتا ہے میرا فلاں بیمار
ہے۔ میں اس کام سے دکھی ہوں۔ لوگوں کا وشواس ہوتا
ہے اور میں حیران ہوتا ہوں۔ ایک آدمی مجھے ملا۔ اس
نے کہا بابا آپ ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں میں نے کہا "ہاں
جاتا ہوں" وہ کہنے لگا میں نہیں جاتا جب میں بیمار ہوتا ہوں آپکو
[illegible]

کھاتا ہوں۔ اور راضی ہو جاتا ہوں۔ اب بتاؤ میں تو نہیں جاتا اور نہ
مجھے پتہ ہوتا ہے۔ میں نہیں جانتا تعلیم کو کیسے بدلوں!

اے! انسان گوروپشومت بن۔

تریالیشو ویدپشو ترپشو گوروپشو سنسار
مانش سوئی جانئے۔ جاہی بویک وچار

ست سنگ سے کیا ملتا ہے۔

بن سنت سنگ بویک نہ ہوئی۔ رام کرپا بن سلبھ نہ سوئی

ست سنگ سے بویک ملتا ہے۔ آرٹ آف لیونگ معلوم ہو جاتی ہے آپ کو زندگی گذارنے کا طریقہ بتاتا ہوں یہہ سنسار سنکلپ مئے ہے مایا ہے۔ کال ہے خیال کی رچنا ہے ہماری پیدائش ماں باپ کے خیال سے ہوتی ہے جس قسم کے خیالات استری پرش کے ملنے کے وقت میں ہوں گے وہ سنسکار بچہ پر جائے گا ابھیمنیو جب ماں کے پیٹ میں تھا ارجن چکر بھیدنے کا ذکر اپنی سوبھاگیہ وتی سے کر رہا تھا۔ جب تک بھید لینے کا ذکر تھا وہ جاگتی پھر سو گئی تاریخ شاید ہے اکبر بادشاہ جب ہمایوں کی بیگم کے گربھ میں تھا وہ بھاگے پھرنے جنگل میں چھپ کر رہتا تھا۔ ایک دن کا واقعہ ہے ہمایوں جنگل میں اپنی بیگم سے ملنے گیا۔ کیا دیکھتا ہے اس کی

پوچھا بیگم کیا کرتی ہے؟ اس نے کہا میں چاہتی ہوں میرا ہونے والا لڑکا سارے ہندوستان کا بادشاہ ہو۔ میں ایک سپاہی کا لڑکا ہوں۔ ۱۲ سال میرے باپ کی شادی کے بعد میری پیدائش ہوئی۔ میری ماں مجھ کہا کرتی تھی "بچہ میں اسٹیشنوں پر اسٹیشن ماسٹروں کو وردی پہنے ہوئے جھنڈیاں ہلاتے دیکھتی۔ تو اس وقت میرے گربھ میں تھا تو اس وقت جبکہ میں ریل گاڑیوں کو چلتے ہوئے اسٹیشن ماسٹروں کو وردیاں پہن کر دیکھتی تھی میرے من میں یہہ اچھا ہوتی کہ کاش مجھے بھی ایسا لڑکا پیدا ہو جو اسی طرح وردیاں پہن کر جھنڈیاں ہلاتا ہو۔ اس کے اس سنکلپ کی وجہ میں اسٹیشن ماسٹر ہوا اور میرا بھائی رائے سریندر ناتھ ٹرانک مینجر بن گیا۔ میں اپنا (۹۳) سال کا تجربہ بتا رہا ہوں۔ خیال میں بڑی طاقت ہے شراب پیتے ہیں اپنے سواد کے لئے بھوگ کرتے ہیں پھر ہم کیسے امید کرتے ہیں کہ اپنی اولاد اگیا کاری نیک ہو۔ یا دنیا میں اچھا کام کرکے دکھائے یہہ جھوٹ ہے۔ سب سے زیادہ بیہری ہمارا کام کا انگ ہے اس کا مجرم میں بھی ہوں۔ چھوٹی عمر میں شادی ہوئی۔ (۱۶) سال کے عمر میں گرہست میں پھنسا اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ اشانت ہو گیا۔ آج ایک لڑا میرا پاس آیا اس کا باپ ساتھ تھا۔ میں نے اس کو دیکھا۔ باپ کہتا ہے یہ اشانت رہتا ہے۔ میں نے آنند راؤ کو بولا لڑکے سے پوچھو اس کا بیہرج توضایع نہیں ہوتا وہ مان گیا کہ (NIGHT DISCHARGES

ہوتے ہیں۔ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔ (۹۳) سال کی عمر کے بعد۔ اے انسان!
اپنے ماتک اور شاریرک برہم چریہ کو قائم رکھنے کی کوشش کر ورنہ
تیری اشانتی کو کوئی گورو مہاتما یا بھگوان دور نہیں کریں گے۔ سوچو!
میری بات کو میں کیا کہہ رہا ہوں یہہ میرے تجربہ کی باتیں ہیں۔ میں
بصرہ بغداد میں ۱۲ سال رہا وہاں میں نے نہیں سنی۔ آتما پرکاش
دیکھا کر رضائی میرے اوپر ہوتی تھی میں چھت کی کڑیاں گن سکتا
تھا۔ باہر جاتا تھا تو سارا آسمان میں بین سنائی دیتے تھے جب
گھر واپس آیا۔ میری نرینہ اولاد نہیں تھی۔ داتا دیال جی نے
کہا اولاد پیدا کرو۔ اگر میں اولاد کے لئے عورت کے پاس جانا ہوتا تو
تو دکھی نہیں ہوتا۔ میں تو سوار میں پھنس گیا تم ساٹھ ساٹھ
سال کے بوڑھے ہو۔ چھ چھ سات سات بچہ ہو گئے ہیں تم کو سوچنا
چاہئے کہ کیا یہہ زندگی وشے کار کے لئے ہے پھر اشانت ہو جاتے
ہو۔ گوروؤں کے پاس جاتے ہو۔ میں آپ کو صحیح سمجھ دے رہا ہوں
گاتا بجانا میرے پاس نہیں ہے نہ میں پاکھنڈ جانتا ہوں۔ میری
نج اتو بھو کی باتیں آپ کو کہتا ہوں۔ میں نے بھی خود دو اولاد پیدا کی
مگر مالک نے دیا کی کہ وہ مر گئی میں نے ایک لڑکا اس عورت سے
پیدا کیا اس کا نام شاہ پدم جنگ داتا دیال جی نے رکھا آپ حیران ہوں گے
چھوٹی عمر سے آج دن تک مارتا۔ تھپڑ مارنا تو دور رہا۔ مجھ کو

ناراض ہو کر کچھ کہنے کا موقع نہیں ہی نہیں ملا۔ میں نے اپنی عمر میں اسے سخت سست کہا ہی نہیں۔ اب وہ ایک افسر ہے میں اپنے ۹۳ سالہ انو بھو کو میری اپنی سلور جوبلی پہ کہہ رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں میرا محاشن آپ چھپوا دیں یہ حق میں آپ سب کو دیتا ہوں۔ دوسرے پنتھ اور مذہب والوں کو بھی جو سمجھا جاتا یہ سمجھتے ہیں کہ میں غلطی پر ہوں وہ بے شک میرا کھنڈن کر دیں مجھے کوئی افسوس نہیں۔ میں کوئی دعویٰ نہیں کرتا کہ میں جو کہتا ہوں وہی صحیح ہے۔ میری سمجھ میں یہ بات آئی ہے۔

یہہ خیال کی دنیا ہے بابا دلیش ہے۔ یہاں خیال کام کرتا ہے دوسروں کی مثالیں میرے پاس ہیں اگر دوسروں کا نام لوں گا ان کو غصہ لگیگا میری ایک لڑکی ہے سوشیما۔ جب اس کی ماں اس کو کچھ کہتی تو وہ جواب دے دیتی۔ لڑ پڑتی۔ کئی دفعہ میری عورت نے مجھ کو تانہ دیکر کہا وہ تو لوگوں کا گورو بنا ہوا ہے۔ اپنی لڑکی کو کچھ نہیں کہتا۔ ایک دفعہ میں نے لڑکی سے پوچھا میں نے کہا "بیٹی کیا بات ہے" اس نے کہا پتا جی میں بے بس ہو جاتی ہوں میرے بس کی کوئی بات نہیں اور رونے لگی "ماں کچھ کہتی ہے میرے منہ سے کچھ نکل جاتا ہے پیچھے سے میں روتی ہوں" سنو اس کی صحیح وجہ کیا ہے مجھے اولاد تھی

مزید اولاد کی ضرورت نہیں تھی میں ایک دن کا ماتر ہوا۔ آدھ

گھنٹہ اپنے من سے لڑتا رہا۔ مجھ سے نہیں رہا گیا۔ آخر بچہ پیٹ میں آگیا۔ مجھے یاد ہے میری عورت نے پہلے دو ماہ ابارشن ہونے کی دوا (ABORTION) کھائی۔ پھر بھی گربھ پڑ رہا جس بچہ کو ماں چاہتی نہیں کہ وہ پیدا ہو۔ وہ بچہ کس طرح اپنے ماں کے ساتھ تابعدار رہے گا۔ اے! گرمستیو! میری ماتاؤ ایسی بات کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ مگر میں بے شرم ہو کر سچائی بیان کرتا ہوں اس وقت اس سیکس کی تعلیم کی ضرورت ہے وقت کی مانگ ہے میں آپ لوگوں کے گھروں کا ٹکڑا کھاتا ہوں۔ کتا ہوں۔ کتے کا کیا کام ہوتا ہے۔ جب خطرہ ہوتا ہے کتا بھونکتا ہے۔ ہم اولاد سے دکھی ہیں۔ بھائیوں سے دکھی ہیں غریبی سے دکھی ہیں ہمارے کتنے دکھ ہیں اس دنیا میں کوئی سکھی ہے میرے پاس جتنے خط آتے ہیں سب دکھوں سے بھرے ہوئے آتے ہیں۔ یہ خیال کی دنیا ہے اس کا ثبوت میں آپ کو دیتا ہوں۔ تم رات کو سو جاتے ہو۔ تم کو غصہ آتا ہے۔ خواب میں کسی کو مکا مارتے ہو تمہارا ہاتھ ملتا ہے کہ نہیں! تم ڈر جاتے ہو۔ خواب میں بڑ بڑاتے ہو۔ تمہاری زبان ہلتی ہے۔ خواب میں خیالی عورت بنا لیتے ہو۔ اس سے بھوگ کرتے ہو۔ تمہارا ویرج نکل جاتا ہے۔ اس کو سپن دوش کہتے ہیں جو خیال تمہارے سپنے میں آتا ہے وہ تمہارے

قابو میں نہیں رہتا۔ سپنے میں تم جو کچھ کرتے ہو وہ ارادتاً نہیں کرتے۔ ہم کو جاگرت میں کسی کے ساتھ دشمنی ہے کسی کے ساتھ ہم ہیرا پھیری کرتے ہیں۔ بیوی کا خاوند سے جھگڑا ہے باپ کا بیٹے سے جھگڑا ہے۔ بھائی بھائی کا دشمن ہے یہہ جتنے خیالات ہیں انکا اثر جسم پہ پڑتا ہے تم جاگتے ہو جو کچھ تم کرم کرتے ہو اسکے اثر سے تم نہیں بچ سکتے۔ بابا فقیر کو گورو بنالو حیں کو بھی گورو بنالو اپنی زندگی کو بنانے کی کوشش کرو۔ اپنے خیالات کو شدھ رکھنے کی کوشش کرو۔ یہہ من چہا چنچل ہے۔ ٹہرتا نہیں ہے اس کو سمرن دھیان بھجن دیا جاتا ہے۔ اگر شبد ابھیاسی گورو تکلیف نہ اٹھاتے۔ بیمار نہ ہوتے۔ مصیبتیں نہ اٹھاتے۔ ان کے بچہ ان کے فرمانبردار ہوتے میں مان جاتا کہ گوروں میں مہاتماؤں میں کوئی طاقت ہے بڑے بڑے مہاتماؤں کے زندگیوں کو دیکھو۔ دوسرے گوروؤں کا میں نام نہیں لیتا۔ آپ ناراض ہو جائیں گے میں اپنے گورو کی بابتہ کہتا ہوں داتا دیال جی کے بھائی سٹہ کھیلتے تھے اگر داتا دیال میں کوئی طاقت ہوتی اپنے بھائی کو سٹہ کھیلنے سے باز نہ رکھتے۔ ان کے بھائی نے اپنا روپیہ بھی گنوایا اور داتا دیال جی کا روپیہ بھی فضول خرچ کیا۔ داتا دیال جی نے شکایت کا کلمہ تک نہ کہا۔ اس لئے میں سندیش دینا چاہتا ہوں کہ اولاد کو اولاد کے خیال سے پیدا

کرو۔ خود رو اولاد ملک کو تباہ کر رہی ہے اتم سنتان بھارت کو یہہ لیڈر نہیں دے سکتے۔ تم ماتاو۔

بہنو! اور بیٹو! بھارت کو اتم۔ ویر اور دانی سنتان دے سکتی ہو۔ اچھا خیال سوچو اور عمل کرو۔ آپ لکشمی ہیں۔ درگا ہیں۔ پاروتی ہیں۔ میرا باپ تھا۔ چھوٹی لڑکیوں کا بڑا مان کرتا تھا۔ اپنے حقہ میں ان سے آگ نہیں رکھواتا تھا ہم ہندو لوگ کیناؤں کی بڑی عزت کرتے ہیں جب تک ان کی شادی نہیں ہوتی ان کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا نہیں کھاتے آج کل زمانہ تیزی سے بدل رہا ہے۔ پچھلے زمانہ میں گھروں میں سداچار تھا۔ جب میں بصرہ بغداد سے گھر آیا۔ میری ماں نے کہا "تایا ہے برادری میں پہلے پہلے آیا۔ اس کو اپنا متھا ٹیک آ! میں جب گیا تو چار بوڑھے اندر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں باہر دروازہ کے سامنے کھڑا ہو گیا ان میں ایک میرا تایا تھا۔ انگیٹھی جل رہی تھی۔ ایک بوڑھے نے کہا۔ تمبا کو کی تھیلی پکڑا دے۔ تب وہ بوڑھا اس سے سوال کرتا ہے "تری یا ہیں کمزور ہو گئی کیا۔" پھر پہلا بوڑھا سوال کرتا ہے۔ تو بتا کتنی دفعہ اپنی زندگی میں اپنی عورت کے پاس گیا۔ وہ جواب دیتا ہے۔ "میں سات بار اپنی عورت کے پاس گیا اور سات لڑکے پیدا ہوئے۔ میں آپ لوگوں کو رام رام نہیں چھوڑ پایا جانتا جب تک

یہی دیکھا کہ رام کا جنتے وا ...

ہماری زندگی عملی نہیں فضول ہے۔ داتا دیال جی نے کہا تھا کہ "چولہ چھوڑنے کے پہلے تعلیم کو بدل جاتا تعلیم بدلے جا رہا ہوں دوسرے بوڑھے سے پوچھا گیا۔ اس نے کہا میں چار بار اپنی عورت کے پاس گیا ہوں۔ میرے چار ہی لڑکے ہوئے تیسرے بوڑھے نے کہا میں سو بار اپنی عورت کے پاس گیا ہوں شاید۔ میرے صرف سات بچے ہوئے اور ساتوں مر گئے۔ تب میرے تائی نے کہا میں سب سے زیادہ گندہ آدمی ہوں۔ پچھلے زمانہ میں کتنا ست تھا۔ اگر آپ اپنے زندگیوں کو بنانا چاہتے ہو۔ تو صرف رادھا سوامی کہنے سے زندگی نہیں بنے گی۔ آپ کو عملی زندگی اختیار کرنی پڑے گی گورو کے حکم کو ماننا پڑے گا۔ میں اپنی زندگی کو جانتا ہوں۔ دنیا خیال کی ہے۔ سب سے بڑی زبردست چیز ہمارا کام کا انگ ہے چالیس بوند خون کی ہوتی ہے تو ایک بوند اوجس کا بنتا ہے ایک بوند ویرج بنتا ہے ہمارے شاستر کہتے ہیں (۲۳) (۲۴) سال سے پہلے شادی مت کرو۔ یہہ جتنے اتنانت لڑکے میرے پاس آتے ہیں دکھی آتے ہیں میں ان کی شکل دیکھکر پہچان جاتا ہوں۔ اور صاف صاف بات ان کو کہتا ہوں۔ ابھی آنندراؤ یہاں بیٹھے ہوئے تھے میرے سامنے ایک لڑکا آیا۔ اس کے باپ نے کہا اس کی بدھی ٹھکانے نہیں ہے میں نے کہا ان کو پوچھو اس کو سپن دوش تو نہیں

ہوتا۔ وہ مان گیا۔ آپ آئے ہیں میں بہت دور سے آیا ہوں۔ میری عمر ۹۳ سال کی ہے اپنا نج انوبھو بتاتا ہوں میرے سر پر گورو کارن ہے میں نے ثابت کیا کہ دنیا خیال کی ہے جو تمہاری ذمہ داری ہے۔ فرض ہے تم اس کو پورا کرو۔ تم سادھون جانتے ہو۔ رام رام جپتے ہو۔ اگر تمہارا عملی جیون نہیں ہے تم اس منزل پر نہیں پہونچ سکتے گورو نے مجھکو حکمت سکھائی ہے حکمت کے معنیٰ صلاح ( ADVISE ) کے ہیں منتر کے ہیں۔ تم گرہستی ہو۔ میں تم کو گرہست جیون کا راز بتانا چاہتا ہوں۔

آدی سنت کبیر صاحب کا شبد ہے۔

اب میں بھول رہے بھائی
میرے ست گورو نے حکمت سکھائی

۱ کریا کرم اچار میں چھانڈا
چھانڈا تیرتھ کا نہاتا
سگری دنیا بھئی سیانی
میں ہی اک بورا تا
اب میں بھولا رے بھائی

نا ہیں جانوں سیوا بندگی
۲ نا میں گھنٹہ بجائی
نا میں مورت دھری سنگھاسن
نا میں پہپ چڑھائی
اب میں بھولا رے بھائی

۳ جو یہہ مورت مکھ سے بولے
کر استان نہوائی
پانچ ٹکا ہوں دیت ٹھٹھورے
ایک ہی ہوں لے آئی
اب میں بھولا رے بھائی

۴ نا ہری رتجھے دھوتی چھانڈے
نا پانچوں کے مارے
نا ہری رتجھے چپ تب کینہیں
نا کایا کے جارے
اب میں بھولا رے بھائی

۵ دایا را کھے دھرم کو پاسے
جگ سے رہے اداسی
اپنا سا جیو سب کو جانے
تا ہی ملے اوناشی
اب میں بھولا رے بھائی

۶ سبھے کو شید یاد کو تباگے
چھانڈے گرو۔ لگ نا
ست نام تا ہی کو ملی ہے
کہے کبیر سو جانا
اب میں بھولا رے بھائی

میں نے آج اتنا ہی کہنا تھا۔ مجھے کوئی دعویٰ نہیں ہے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں یہی ٹھیک ہے میرے سر پر گورو رن ہے۔ تاریخ شاہد ہے کسی گورو نے اپنی زندگی میں اتنی تعریف کی ہو۔ داتا دیال جی میرے متعلق بہت کچھ لکھ کر گئے۔ اسی لئے مجھے یہہ کام کرنا پڑ رہا ہے یہہ ٹھیک ہے کہ میں نے ماتوتا مندر بنایا۔ مجھے پیسہ کی ضرورت ہے مگر میں آپ لوگوں کو

آنکھوں میں مٹی ڈالکر دھن نہیں لینا چاہتا۔ سچی بات کہنے کے بعد کوئی بات کو سمجھ کر دیتا ہے تو ایسا دان لینے میں کوئی ہرج نہیں ہے اگر کوئی اس خیال سے پیسہ دیتا ہے کہ میرا روپے آپ کے اندر پرگٹ ہوتا ہے وہ دوائی تیا تاہے یہہ دھوکہ ہے۔ بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔

سب کو رادھا سوامی

فقیر چند

ست سنگ ہر ہولی نس پرم سنت پرم دیال

فقیر چند جی مہاراج ہوشیار پور پنجاب

رادھا سوامی جنرل ست سنگ | یکم فروری ۱۹۷۹ء
ہنمکنڈہ ورنگل | گورووار شام

## شبد

۱۔ منگل مئے گورو چرن تاپ ترے ہر لینے والے
بھو دکھ سکل مٹاے شانت پد دینے والے

۲۔ بھوساگر اتی اگم پنتھ ۔ نہیں سوجھے کوئی
شبد جہاز چڑھائے۔ پار گورو کیتا سوئی

۳۔ بوڑہت رہے منجدھار۔ ملا نہیں کوئی سہائی
اے! گورو داتا۔ باہنہ گہہ میری ٹھور لگائی

۴۔ نام روپ کا بھید دیا۔ بھرم بھید ہٹایا
پدا بھید درسا ے۔ بھید کا پھند چھڑایا

۵۔ رادھا سوامی پد کمل۔ من مدھوپ لبھانا
من بانی کے پرے۔ ملا دھر پد نروانا

رادھا سوامی۔

آپ لوگ ان پیروں پر متھا ٹیکتے ہیں۔ کیا ہے ان پیروں پر متھا ٹیکنے سے یا میرے پیر دبانے سے آپ کو شانتت پد مل جائے گا؟ کچھ عقل کی بات کرو۔ اے استار کے پرانیو اے! گورومت والو! گورو نام ہے گیان کا سمجھ کا اور بویک کا۔ اس بویک کو حاصل کرنے کے لئے رادھا سوامی سنت یا سنتوں کے مارگ میں گرودڑ پران کے مطابق گورو کے چرن تمہارے انتر پرکاش ہے گورو شبد سروپ ہے۔ جب تک کوئی آدمی من سے نکل کر پرکاش میں نہیں جائے گا اس کے باپ کو بھی شانتی نہیں مل سکتی۔ تم میرے پاؤں لاکھ بار دھو دھو کر پیتے رہو۔ میں نے بہتیرے پیئے ہیں۔ اگر میں نے وہی کام کرتا ہوتا جو اور گورو کرتے ہیں تو مجھے نئی دوکان کھولنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں آتا ہوں۔ لوگ میرے پاؤں کو پکڑتے

میں متھا ٹیکتے ہیں میں کہتا ہوں ۔ ان پیروں کو متھا ٹیکنے سے تم کو شانتی پد نہیں مل سکتا ۔ نہیں مل سکتا ۔ اگر میں غلط ہوں تو دنیا کے موجودہ مہاتما اپنے عملی زندگی کے ادھار پہ میرا کھنڈن کر جائیں ۔ گورو کے چرن پرکاش ہیں یہی ہندوؤں کا گایتری منتر کہتا ہے اوم بھوہ ۔ بھوو ۔ سوہ تہہ ۔ جنہ ۔ تیہہ تت سوتروریتم بھرگو دیو سیہ دھی مہی ۔ دھیو یونہ پرچودیات جاگرت سپن سوشپتی سے پرے ساوتری یعنی سورج ہے اس کے درشن کرو رادھا سوامی مت میں سنتوں کے مارگ میں پورے گورو کی مہما ہے ۔

پورا گورو کھوج ری تز سے بھلے کی کہوں

گورو نانک صاحب کا سارا اتہاس پڑھو ۔

پورا گورو ۔ پورا گورو ۔ پورا گورو ۔ ست گورو پورا پایا

ابھنڈیاں ۔ کھلنڈیاں ۔ پلندیاں ۔ جی سے پائی مکتی

یہہ گورو کون ہے ؟ یہہ گورو ۔ سمجھ ۔ بویک اور گیان ہے

پرش کا جو خود نربندھ اوستھا میں رہتا ہے جو شخص ان کا دھیان کرتا ہے ان کی سنگت میں رہتا ہے اس کے من میں تبدیلی آنی چاہیئے ۔ اگر نہیں آتی ہے ۔ جو گورو بنا ہوا ہے وہ پورا گورو نہیں ہے ۔ میں ۹۵ ۔ ۹۶ فی صد ضرور ہوں مگر شرط یہہ ہے کہ تم لوگ ایسے مہاتما کے پاس شانتی کے لیئے جاؤ ۔ دنیا کے خواہشات لے کر جاؤگے شانتی نہیں ملے گی ۔ میں آپ کو ۲۵ سالہ سلور جوبلی کے موقع پہ اپنا انوبھو سنا رہا ہوں ۔ دنیا میں دو مارگ ہیں ایک اس سنسار میں

سکھی رہنے کا اور دوسرے جنم مرن سے بچنے کا۔ جب سیٹی کے خیال کا
اثر تمہارے دماغ پر پڑتا ہے تو جو کچھ ہم سوچتے ہیں اس کا اثر کیوں
نہ پڑے گا۔ اس کے آدھار پر میں نے سُبھ وشے وکار کے جیون
سے پرہیز کرنے کے لئے کہا تھا۔ اس کے معنی یہہ نہیں ہے کہ تم
شادیاں نہ کراو یہہ قدرتی جذبہ ہے۔ تم سوچو! جتنے یہہ مادہ جانور
ہیں۔ گائے۔ گھوڑیاں۔ بھینس۔ وقت سے پہلے کسی نر کو اپنے پاس
آنے نہیں دیتی ہیں۔ کیا نر جاتا ہے ان کے پاس۔ ایک انسان
ہے اشرف المخلوقات کہلاتا ہے نہ رات دیکھتا ہے نہ دن دیکھتا
ہے نہ وقت دیکھتا ہے نہ سماں دیکھتا ہے کامانژ ہو جاتا ہے
خیال انسان کا سنکلپ ہے یہہ مایا دلیش ہے جو کچھ میں بول رہا
ہوں۔ تم سن رہے ہو۔ یہہ مایا ہی تو ہے تم نے مجھے پھولوں اور
مٹھائی میں تولا۔ ایک رسم ہے۔ گورو کا تولنا گوروبانی کو سمجھنا ہے
اگر تمہاری عقل مانتی ہے کہ گوروبانی صحیح ہے اس پر عمل کرو تب
تمہارا کلیان ہوگا۔ مایا دلیش سنکلپ مئے۔ منومئے جگت ہے
سنتان کو سنتان کے خیال سے پیدا کرو۔ جس قسم کی اولاد چاہتے
ہو اس قسم کا وچار ماتایں جو گربھونتی ہوں اپنے دماغ میں۔ رکھیں
ایسا سوچتی رہیں میں نے آپ کو ابھمنیو کی مثال دی۔ خیال میں
طاقت ہے آپ لوگ گھروں میں رہتے ہو۔ اگر تمہارے خیال
میں پریم نہیں ہے۔ تمہاری بیوی سے اَن بن ہے۔ باپ کی
بیٹے سے نہیں بنتی۔ بھائی بھائی میں اَن بن ہے۔ خیال کے

طاقت کے مطابق انجام برا ہوگا۔ ہم لوگوں کو اوشیہ سئے اس کی سزا بھگتنی ہوگی۔ میری تشکشا یہہ ہے۔ داتا دیال جی نے کہا تھا تعلیم بدل جانا۔ گھروں میں شانتی سے رہو تم میاں۔ بیوی ہیں اُن ین

پسند ہیں اور آواگون سے بچنا چاہتے ہیں۔ عام دنیا نہیں چھاتی
خیال میں طاقت ہے اپنے گھروں میں بال بچوں کے ساتھ پریم سے
رہا کرو۔ یہ میں کیوں کہتا ہوں میں انوبھو سے اس کو ثابت کر چکا
ہوں۔ سائینس کے نقطہ نظر سے میرا انوبھو صحیح ثابت ہوا۔

سی منگلک یعنی جس کو منگلی گرہ بارہویں گھر میں پڑا ہوا ہو۔ پہلے
چوتھے یا آٹھویں گھر میں منگلی گرہ پڑا ہوا ہوتا ہے تب اولاد منگلک
ہوتی ہے۔ خاوند اور بیوی کے تعلقات اچھے نہیں ہوتے۔ سچا
پریم نہیں ہوتا۔ وہ بھوگ کرتے ہیں۔ بچہ پیٹ میں آجاتا ہے
اس لئے آجکل لڑکے اور لڑکیاں منگلک پیدا ہوتے ہیں (۹۳)
سال کا بوڑھا ہوں۔ گورو اگیا تو سار اپنی ذمہ داری کو محسوس
کرتے ہوئے بول دے جاتا ہوں۔ ست سنگ سے کیا
ملتا ہے؟

بن ست ببویک نہ ہوئی
رام کرپا بن سلبھ نہ سوئی

جہاں تک ہمارا من جاتا ہے وہ سب مایا دلیش ہے
تلسی داس جی نے کہا ہے

گو گوچر جہاں لگ من جائی
تہاں لگ مایا کرت مانیو بھائی

آپ گرہستی ہیں اور میں بھی گرہستی ہوں۔ عام دنیا روحانیت
کی مستحق نہیں ہے۔ وہ تو خاص خاص آدمی ہیں جو

...یا ہوں۔ میرے چھوٹے بھائی رائے صاحب کے
پاس نو سال سے پڑھا کرتے تھے مجھے کُل (۹۵) روپیہ تنخواہ ملتی
تھی ساڑھے سات کٹ جاتے۔ میری طبیعت فقیرانہ ہے میں اپنے
بھائی کے بچوں سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ (۸۷) روپیہ میں ایک
میری بیوی اور ایک نوکر اور چھ بچے۔ گذارہ بڑی مشکل سے
ہوتا تھا۔ میری عورت ہمیشہ یوم مارا کرتی تھی کہ میں نے یہہ
مصیبت کیوں مفت میں لی۔ میں اپنے بھائی کے بچوں کی
زیادہ خدمت کرتا تھا میری عورت دکھی رہتی تھی میں اس نیم
جانتا تھا کہ جس گھر میں کلہہ ہے وہاں نقصان کا ہونا ضروری
ہے عورت کو سب سے بڑی سزا یہہ ملتی ہے کہ یا تو اس کے
بچے کو کچھ ہو جاتا ہے یا اس کے خاوند کو۔ میں اپنا مکان
... منڈی میں بنا رہا تھا۔ میرا داماد آیا۔ اور کہنے لگا۔
... دو لڑکے ہیں۔ ایسا مکان بناؤ کہ دو لڑکے آپس میں مکان
بانٹ لیں۔ میں نے کہا تم شکر کرو ایک بچ جائے۔ میں نے
یوں کہا ہے میں خیال کی فلاسفی سے واقف ہوں۔ چھ مہینہ کے
... ایک لڑکا مر گیا۔ میری بات کو سمجھ! اے! مانتا ہوں۔ بہتوں

اور بیٹو! بڑھاپے کی قدر کرکے ست سنگ کو تماشہ نہ بناؤ۔ یہہ
ہنسی ہے میں ڈھونگ ڈگی نہیں بجاتا۔ گورو کارن اُتارتا ہوں۔ یہہ
میں جانتا ہوں کہ میری بات کو سمجھنے والے بہت کم ہیں ایک میرے
بہتر تھے۔ اس کی عورت اور اس کے بہو کی شروع سے نہیں بنتی
تھی وہ بھی اپنے باپ کا ایک ہی لڑکا تھا میرے پاس آکر گھر
کے دکھڑے رویا کرتا تھا۔ میں کہتا بھائی تم پر کوئی بڑی آپتی
آئے گی وہ لڑکا جو (۱۸) سال کا تھا دفعتاً مرگیا۔ یہہ بھاشن میں
درد دل سے آپ لوگوں کو دے رہا ہوں۔ تم جو کچھ سوچتے ہو وچار
کرتے ہو اس کا اثر ہوتا ہے۔ تم بھول میں ہو۔ موجودہ سائنس تھے
ثابت کیا ہے۔ ہمارے وچار ہماری باتیں یہہ برہمانڈ میں ویاپک رہتی
ہیں جہاں کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے اس کا من خالی ہوجاتا ہے
جس قسم کی اس کی خواہش ہوتی ہے اس کو پورا کرنے کے لئے فضاء میں
(ATMOSFERE) ہیں۔ وہ اس کے دماغ پر اثر کرتے ہیں۔ اے!
ماتا وشکا تم ست سنگ میں آگئی ہو۔ ست سنگ سے تم کو کیا لابھ
ہوا؟ اپنے خیال کو ٹھیک رکھو۔ گھروں میں شانتی رکھو لوک لاج
میں آکر حقیقی تمہاری آمدنی ہے اس سے زیادہ خرچ نہ کرو۔ یہہ
ہمارے گھر گھر کے دکھڑے ہیں میرے پاس روز چٹھیاں آتی ہیں۔
بابا! چار لڑکیاں ہیں پیسہ نہیں ہے۔ ان کی تین لڑکیاں ہیں
اس کی بھائیوں سے نبتی نہیں ہے چار پیسہ ملیں گے اس لئے
میرے ساتھ آتا ہے۔ میں سچی بات کہتا ہوں۔ لگاؤ لپیٹ کی بات

نہیں ہے آپ گرہستوں کو کیا کرنا چاہئے صبح میں نے بتایا تھا۔ دوسرا یہ بتایا تھا گھروں میں شانتی رکھا کرو۔ میں کتاب کی لکھی نہیں کہتا۔ داتا دیال جی کا شبد ہے:۔

میرا تیرا منوا کیسے ایک ہوئے رے

میں کہتا ہوں آنکھوں دیکھی۔ تو کہتا ہے کاغذ لکھی
میں کہتا ہوں سرجھاوں ہارا تو راکھیو اُرجھائے ری

میرا تیرا منوا کیسے ایک ہوئے رے

میں کہتا ہوں جاگت رہیو۔ تو رہتا ہے سوئے ری
میں کہتا ہوں نرموہی رہیو تو جاتا ہے موہے ری

میرا تیرا منوا کیسے ایک ہوئے رے

جگن جگن سمجھاوت ہارا۔ کہی نہ مانت کوئی رے
تو تو رنڈی پھرے۔ بھنڈی سب دھن ڈارا کھوئی رے

میرا تیرا منوا کیسے ایک ہوئے رے

ست گورو دھارا نرمل ہے۔ وا میں کایا دھوی لے

کہت کبیر سنو بھائی سادھو۔ تب ہی ویسا ہوئی رہے

پڑھی بات میں نہیں کہتا ہوں۔ اپنے انوبھو کی باتیں کہتا ہوں آپ ست سنگ میں آئے ہیں گنگا بہہ رہی ہے اگر نہا نہیں سکتے تو کم سے کم دریا کے کنارے بیٹھ ہی کرلو۔ تاکہ تمہیں کچھ فائدہ پہونچے۔ دھن گورو دھن گورو کرنے سے بابا فقیر کو روپیہ دینے سے آپ لوگ ست لوک نہیں جاسکتے۔ اگر روپیہ دینے سے انسان ست لوک پہونچ سکتا تو یہہ بڑے بڑے سیٹھ صاحبان روپیہ دے کر ست لوک کب کے پہونچ جاتے۔ یہاں روپیہ کا کام نہیں ہے یہاں گورو کی سیوا ہے تم نے گورو کی سیوا یہ سمجھی ہوئی ہے ایک ہار کالے سڑے گلے ہوئے دو کیلے دے کر بابا فقیر کو متھا ٹیکنا۔ اگر یہی پرشاد میں تم کو دوں تو کیا تم اپنے بچوں کو کھلاؤگے۔ ہم گورو کے پاس جب جاتے تھے بہتر سے بہتر چیز لے جایا کرتے تھے۔ تمہارا میرا میل کیسے ہوگا۔ تم شریمد بھگوت گیتا کے شکھنی صاحب کے حوالہ چاہتے ہو ارجن نے ۱۸ ادھیاے بھگوان کرشن کے مکھارونِد سے سُنے مگر بھاگوت تو کہتا ہے وہ نرک میں گئے پھر شریمد بھگوت گیتا صرف سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ شریمد بھگوت گیتا غلط ہے ہم صرف پڑھتے ہیں اس میں جو گیان ہے اس پر عمل نہیں کرتے۔ ہماری زندگی عملی نہیں ہے۔ میں گر جاتا ہوں۔ سب کچھ جانتا ہوں بعض وقت میرے دل میں ایسے خیالات پیدا ہوتے ہیں جن کو میں نہیں چاہتا۔ مگر آپ لوگوں کی دیا سے وہ خیالات

کٹ گئے آپ ست سنگی میرے سچے ست گورو ہیں۔ دیا تو داتا دیال جی کی ہے صرف اس ایک خیال سے کہ میں کبھی انتر میں نہیں جاتا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ تمہارے انتر فیقر چینڈیا اور کوئی روپ بنتا ہے وہ مایا ہے کلپنا ہے جب کوئی خیال ایسا میرے من میں آتا ہے اس گیان سے میں اس کے اثر کو نہیں لیتا۔ اس لئے کہ یہہ مایا ہے۔ سنت کہتے ہیں گیانی کے پراربدھ کرم نہیں ہوتے۔ دنیا یہ سمجھی ہوئی ہے جن کو گیان ہو گیا۔ ہوتا ہے اس کے اگلے کرم نہیں بنتے کیونکہ انکو یقین ہوا ہوتا ہے کہ دل میں ابھرنے والے جتنے سنکلپ ہیں یہہ ہے نہیں! لیکن بھاستے ہیں۔ ایسا سوچنے اور سمجھنے والے کو گیانی کہتے ہیں۔ آپ لوگ گرہستی ہیں۔ میرے ذمہ نیل ایل اگیانی جیووں کی مدد کرنے کا کام سپرد ہے داتا دیال جی نے یہہ کام مجھکو دیا۔ سنو انکا حکم ہے

تو تو آیا تر دہی میں۔ دھر فیقر کا بھیسا
دکھی جیو کو انگ لگا کر لے جا اپنے دیسا
تین تاپ سے جیو دکھی ہیں نیل۔ ایل۔ اگیانی
تیسرا کام دیال کا بھائی نام دان دے دانی

میں جو کچھ اپنے منہ سے کہتا ہوں یہی میرا نام دان ہے میں نے دوسرے گوردوؤں کی طرح کمرے میں بٹھا کر پردہ اوڑھ کر نام دان دینا نہیں ہے میرا ضمیر اس کی اجازت نہیں دیتا۔ لڑکے کو یہہ سمجھ نہیں ہوتی کہ وہ غلطی کر رہا ہے ہدایت کرتے پرکھی اور

تھپیڑ مارنے پر بھی وہ غلطی کرتے رہتے ہیں۔ میں نے کئی ماؤں کو دیکھا ہے بچوں کو مارتے ہیں اس کو قصور کا پتہ نہیں ہوتا اس کے اندر سے "ہا" نکلتی ہے۔ میرے ساتھ ایسا واقعہ گذرا ہوا ہے۔ میں چوتھی یا پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا۔ اوس کا نام وزیر چند تھا۔ جب میری ماں روٹی پکانے لگے بچہ کو میرے گود میں دے دیتی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے میں وزیر چند گود میں لئے ہوئے تھا۔ آگے کمان تھی۔ میں کووں کو ڈرانے کے لئے آگے بڑھا میرا پاؤں اس کے ساتھ اڑا۔ نیچے وزیر چند گرا اور میں اس پر گر پڑا۔ میری ماں اٹھی اور اس نے مجھے دو تین تھپیڑ لگائے۔ میرا تو کوئی قصور نہیں تھا۔ میں جان کے گرا نہیں۔ مجھے جب جب یہہ واقعہ یاد آتا ہے افسوس کرتا ہوں۔ ماں نے مجھکو مارا۔ پھر میرے گود میں لڑکے کو دے دیا۔ میں باہر کھلانے کے لئے گیا۔ کھڑے ہو کے کہا ہائے رام اس کے پیچھے مجھے مار پڑتی ہے اسے مار دے یا مجھے مار دے۔ چھ ماہ کے اندر میرا بھائی وزیر چند مر گیا۔ وہ جگہ اب تک مجھے یاد آتی ہے۔ اے اگر ہیتو! میں تمہارے لئے آیا ہوں۔ انامی دھام سے آپ لوگوں کو سچی بات بتاتا ہوں۔ رام، رام، رام، رام جپنے سے تمہارا کلیان نہیں ہوتا۔ معصوم عورتوں کو بچوں کو مت مارا کرو۔ امریکہ گیا۔ وہاں کوئی بچہ کو مارے۔ ماں یا باپ مارے پولیس والا آواز سن لے اُن ماں باپ کا چالان ہو جاتا

ہے اگر بچہ بہت شرارت کرے۔ تھوڑا ہلکا سا پیٹ پر مار دیتے ہیں کیوں کہ بچہ بے گناہ ہوتے ہیں ایسے ہی چند لوگ بے گناہوں کو گنہگار مشہور کرتے ہیں اپنے مطلب کے لئے۔ خیال میں طاقت ہے اسی خیال کے طاقت کے ادھار پر جب پارٹیشن ہوا۔ اپنا راج آیا۔ ۱۹۴۶ء میں' میں نے ایک کتاب لکھی تھی "آزادی کی کُنجی" اُس میں میں نے لکھا تھا جو مصیبت ہم کو اس وقت سوراج حاصل کرنے میں آرہی ہے جب سوراج مل جائے گا اس سے زیادہ تکلیفات ہم کو آئیں گی۔ اب آرہی ہے۔ کہ نہیں۔ آرہی۔ کیوں آرہی ہیں؟ آگے تو صرف بھائی بھائیوں میں دشمنی ہوتی تھی خاندان میں وَیر بھاؤ ہوتا تھا۔ اب یہ الکشنوں کی وجہ سے تمام دنیا کا ماحول نفرت دویش سے بھر گیا۔ میں حکومت کو کہنا چاہتا ہوں ایک فقیر کی حیثیت سے اے! بھارت کے نیتاؤں تمہارے آپس میں اس وقت الکشنوں کی وجہ سے نفرت ہے

(PARTY FEELINGS) یہ خیال میں طاقت ہے یہہ بھارت ورش میں شانتی نہیں لاسکیگی۔ نہیں لاسکیگی! نیوٹن کی تھیوری نے یہہ ثابت کیا ہے اگر تم ہاتھ ہلاؤ گے تو ہمارے ہاتھ کی حرکت اوپر ستاروں تک جائے گی۔ پھر جہاں سے یہہ حرکت شروع ہوئی ہے وہیں آجائے گی ہمارے خیالات جو اٹھتے ہیں آسمان تک جاتے ہیں۔ میں نے ایک جینی سادھو کو دیکھا ہے جینی لوگ تپ کہتے ہیں۔ اہنسہ پرمو دھرما کا خیال ہے وہاں انسان تو انسان۔ جانور مختلف قسم کے جب اکٹھا ہوتے ہیں ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہونچاتے

کسی سنت کی صحبت میں رہنے والا آدمی بشرطیکہ اس کی ذاتی غرض
نہ ہو سنت کے اچھے سنسکاروں کو لے گا۔ آج کل گوروُدواروں میں
روپیہ کمانے جاتے ہیں برہمن پوجاری ہوتے ہیں پیٹ کے لئے چکر مارتے
ہیں آپس میں پریم اور محبت سے رہو۔ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے۔ میری ایک
سگی سالی تھی اس کی ساس سے نہیں بنتی تھی۔ میں کبھی جایا کرتا تو کہتا
بیٹی تم تکلیف اٹھاؤں گی۔ مگر وہ نہیں سنتی تھی۔ ڈاکہ پڑا سب مال
ختم ہو گیا۔ خاوند (۵) سال اسی سے بیمار رہ کر مر گیا۔ خود کوئی بی
ہو گیا۔ ہم کو جو کچھ ملتا ہے یہ ہمارے کرم کا پھل ہے کوئی سُکھ دُکھ
کا داتا نہیں۔ ہم کہتے ہیں ہم کو فلاں نے تکلیف دی۔ میں کیا کہوں
کیا میں کسی کو کچھ دیتا ہوں۔ پھونک مارتا ہوں؟ یہ داتا دیال جی
کی دیا ہے پچھلے کرم ہیں مجھے کتنا عیش مل رہا ہے۔ اگر میں محض اس لئے
کہ مجھے عیش مل رہا ہے خوشی مناؤں میں تو مر گیا۔ ہاں میں جو کچھ دنیا
چاہتا ہوں وہ نام ہے۔ نام کیا ہے؟ اے انسان تیرا کیا نام ہے
کب پیدا ہوا؟ کہاں سے آیا؟ کیا کام کرتا ہے؟ نام کیا ہے؟
انسان کو یہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ کون ہے کہاں سے آیا ہے؟
کہاں جاتا ہے؟ اس گیان کو حاصل کرنے کا نام نام دان ہے۔ سمرن
دھیان بچوں کے لئے لازمی ہے ہم لڑکوں کو پاٹھ شالہ بھیجتے ہیں۔ وہ
ماسٹروں کی منتھی چاپی کرتا ہے۔ روٹی کھلاتا ہے کپڑے دیتا ہے اس لئے
کہ وہ پڑھ لکھ کر لایق ہو جاتے۔ تم گورو کی سیوا چاہے جتنی مرضی کرو
پیسے دیتے رہو۔ اس کے مندر بناتے رہو۔ تم کو کیا فائدہ ہوگا۔ کوئی

فائدہ نہیں ہوتا۔ ست سنگ اسی لئے کرایا جاتا ہے میں وہ ست سنگ کراتا ہوں جو سو برس کی عبادت سے بہتر ہے کہاوت ہے "سو برس کی عبادت سے ڈھائی گھڑی کا ست سنگ بہتر ہے"۔ میں نے اپنا جیون سچائی کی تلاش میں کھو دیا۔ میں نے ہی پرن کیا تھا کہ اپنا انوبھو کہہ جاؤنگا۔ داتا دیال جی نے حکم دیا "تعلیم کو بدل جانا"۔ اس لئے تعلیم بدل رہا ہوں ؎

اے! میرے پیارے بھائی! دیکھو سنبھل کے چلنا
کھوٹے کرم نہ کرنا۔ کوئی نہ بات کہنا

دُکھ دوگے دُکھ ملیگا۔ سُکھ دوگے سُکھ ملے گا
مارو گے تم کسی کو۔ پھر غم پڑے گا سہنا

قول وخیال کرتب۔ دریا ہے مشابہ
تم دیکھنا نہ ان کی۔ لہروں میں پڑ کے بہنا

من اندریوں پر بھائی۔ ضبط رکھنا تم برابر
ضابطہ بنے رہو گے۔ خوشحال ہو کے رہنا

اپنی نشست رکھنا۔ تم آتما پہ ہر دم
آتم سروپ رکھ کر سنسار میں نچرتا

دانا دیال جی نے کیا کہا ہے؟ آپ لوگوں کو جو کچھ میں
نے کہا اس کا ثبوت دے دیا۔ دانا دیال جی اشارہ میں ہمیں
ہدایت کر گئے۔ ہم لوگوں نے ان کے اشارہ کو سمجھا نہیں۔ میں نے
سمجھا آپ کو سمجھا رہا ہوں کھوٹا کرم کیا ہے؟ اپنی ذاتی غرض کے لئے
کسی کا بُرا چاہنا کسی کے ساتھ ہیرا پھیری کرنا۔ چار سو بیس کرنا
دھوکہ کرنا۔ کسی کی نندیا کرنا۔ الکشن میں تم جانتے ہو کیا ہوتا ہے
اب پھر تم امید کرو کہ ہندوستان کے ایسے ماحول کو کون درست کرے گا
کیا دیسائی صاحب ٹھیک کریں گے؟ چرن سنگھ صاحب ٹھیک کریں گے؟
سیاسی لیڈر کرسیوں کے لئے لڑتے ہیں ایسے ہی ہم گورو لوگ تم
لوگوں کو بیوقوف بنا کر اپنے مان سمان۔ دھن کے لئے آپ لوگوں کو اپنے
لوگوں کو اپنے پیچھے لگا لیتے ہیں میں سچائی بیان کرتا ہوں۔ اپنے پیچھے
کسی کو لگانا نہیں چاہتا۔ یہہ مہا پاپ ہے کھوٹا کرم ہے۔ میری بانی
کو سمجھو! اگر تمہاری عقل مانتی ہے کہ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔
اس پر عمل کرو۔ اگر تمہارا من کہتا ہے کہ غلط ہے۔ کل صبح ست سنگ
میں مت آؤ۔ میں کسی کو بلانے نہیں جاتا۔ جو کچھ میں نے کہا اس کے
ثبوت میں دانا دیال جی کا شبد سنا دیا۔ میں اپنی آتما سے پوچھتا
ہوں۔ او بے حیا فقیر چند داڑھی بڑھا کے متھے ٹکاتا پھرتا ہے۔
کہاں جائے گا؟ اگر تمہارے متھے ٹکانے سے میں خوشی حاصل کروں۔
میں تو کہیں کا نہیں رہا۔ تم اگیان سے اپنے ہی من کو متھے
ٹیکتے ہو۔ میں کتنی سچی بات کہتا ہوں۔ میں نے آپ کو اس سنسار

میں جینے کا راستہ بتا دیا۔ راز بتا دیا۔ گرہستوں کو خوشی سے زندگی
گذارنے کا طریقہ بتا دیا۔ نوجوان بچوں کے چال چلن کا خیال رکھو
مگر ان کا قصور نہیں ہے قصوروار حقیقت میں ماں باپ ہیں۔ اگر
ابھیمنیو ماں کے پیٹ میں رہ کر چکر بیدھنے کا سنسکار لے سکتا ہے۔ استریوں
کے پیٹ میں بچہ ہونے ہیں۔ پرش اور ستری چھٹویں ساتویں۔ اور اٹھویں
مہینہ میں بھوگ کرتے ہیں کام آتر ہوتے رہتے ہیں۔ گربھ میں بچوں
پر یہہ سنسکار کیسے نہیں جائیں گے۔ ضرور جائیں گے اور ایسی اولاد کا
وقت سے پہلے کالی ہو جاتا لازمی ہے۔ اگر اولاد بدچلن ہے
تو میرا یہہ فتویٰ ہے کہ یا اس کے ماں باپ قصوروار ہیں۔ دس سال
پہلے ایک کنال زمین سے ۵ من دانہ نکلتے تھے اب پچاس من
دانہ نکلتے ہیں۔ اچھے قسم کی بریڈ آرہی ہے۔ گایوں کو ایسی خوراک
دی جاتی ہے کہ وہ زیادہ مکھن دیتی ہیں زیادہ دودھ دیتی ہیں کیا
کہیں ایسی تعلیم ہے کہ انسان خود ٹھیک ہو کر نیک بہادر اور خوش
اطوار اولاد پیدا کرے اولاد کو اولاد کے خیال سے پیدا کرنا چاہیئے
اگر کوئی اپنی اولاد سے دکھی ہے تو قصور ماں باپ کا ہے۔ ہمارا کوئی
رہبر نہیں۔ ہمارے اپنے گھروں میں ماں باپ کے غلط خیالات
میں ہم کیسے امید کرسکتے ہیں کہ ہماری اولاد نیک ہوگی ہرگز نہیں
ہوگی! بچہ قصوروار نہیں ہیں گرہست کا جیون خوشی سے اطمینان
سے گذارنے کے طریقہ بتا رہا ہوں مگر میں اس بات کا دعویٰ نہیں
کرتا کہ میں جو کہتا ہوں وہ صحیح ہے۔ یہاں لاکھوں میرے جیسے

فقیر آئے۔ لاکھوں اوتار آئے۔ لاکھوں پیغمبر آئے دنیا کو ٹھیک نہ کر سکے۔ ٹھیک وہ ہوتا ہے جو ٹھیک ہونا چاہتا ہے ۱۹۴۲ء میں بابا ساون سنگھ مہاراج سے ملا۔ وہ ست سنگیوں سے کہا کرتے تھے کہ آپ لوگ میری بات نہیں مانتے کوئی ڈنڈے مار آئے گا۔ میں وہ ڈنڈے مارہوں میرے پاس صاف گوئی کا سچائی کا ڈنڈا ہے۔ داتا دیال جی مہاراج کا ایک شبد ہے۔

میٹھی بانی بولئے مکھ سے من رہے نرمل شُدھ شریر
کڑوا بچن کلیجہ بیدھے ہنسا کی تلوار

۱

رجبھیا باندھے کیوں پھرتے ہو۔ بھالا چھُری کٹار
اُرمیں سالے سن کر سننے والے۔ دُکھی بنے دلگیر

۲

مُنہ تو بنا بھیانک بھائی۔ نکلے بیچھو سانپ
ڈس۔ڈس کھائیں گھاو کریں گاڑھا۔ مہا سمجھ یہہ پاپ

۳

کیوں مکھ بنا نرک کی کھائی۔ دُرگندھی استھان
جب بولے تب نکلے سڑا ا بندھ۔ سمجھ جو چتر سُجان

۴

جب بولے تب میٹھی بانی۔ بانی ادھک سواد
اُتم پُرش کی یہہ ہے ریتی۔ راکھی دھرم مریاد

ہوا وہ بے ہوش ہو گیا۔ [illegible] دیر ...

ہوش آیا۔ وہ ہزاری سنگھ کو بلایا اور کہتا ہے "ہزاری میرے ساتھ بڑا اُپکار کیا ہے۔ اس نے کہا کیا اُپکار کیا ہے؟ کہنے لگا "دو آدمی آ کر مجھ کو تھیلی میں رکھکر آسمان پر اُڑ گئے اور وہاں جا کر جہاں مجھے رکھا وہاں اور روحیں بہت سی پڑی ہوئی تھیں۔ وہاں ایک کالی کلوٹی عورت بیٹھی تھی اس کے منہ سے آگ نکلتی تھی۔ وہ ان روحوں کو کھاتی جاتی تھی۔ میں ڈر گیا۔ جو آدمی مجھ لے گئے تھے میں نے ان کو بولا بھائی اس نے مجھے کھا جانا ہے۔ ایک آدمی کو بلاؤ انہوں نے کہا کس کو؟ میں نے کہا ہزاری سنگھ کو۔ ہزاری سنگھ آ گیا۔ اسی بے ہوشی کی حالت میں میں نے کہا" ہزاری سنگھ! بابے فقیر کو کہو کہ مجھے بچا لے" ہزاری سنگھ تو گم ہو گیا۔ بابا آ گیا۔ یعنی میں آ گیا میں نے ہزاری سنگھ کے چچا کو پکڑا اور پرے پھینک دیا۔ اور اس عورت کو کہا "تو اس کو کھا نہیں سکتی یہہ میرا جیو ہے" اور میں ہوش میں آ گیا" اب بتاؤ میں تو گیا نہیں نہ مجھے اس واقعہ کا کوئی پتہ ہے وہ جو اس نے ڈراونی سین دیکھا کیا تھا۔ اس کا اپنا اگیان اس کے کھوٹے کرموں کا نتیجہ تھا۔ چونکہ ہزاری سنگھ کے سنگت میں تھا۔ جو سنسکار اس کو [illegible] اچھے خیال نے میرے روپ کو فقیر چند کو پرگٹ کیا۔ میں نہ گیا [illegible] نہ مجھے پتہ ہے۔ اے بھارت واسیو! میں تمہارے لئے پیغام لے کر آیا ہوں۔ ان مذہبوں نے ان گوروؤں نے ان پنتھ والوں نے ہم لوگوں کو بیوقوف بنا کر لوٹا ہے کہ نام لے جاؤ۔ [illegible]

... آپ کے چرنوں میں بھینٹ کیا۔ داتا
... کہا کرتے تھے تو باولا ہے اس وقت میں سمجھتا تھا۔ وہ مجھ کو پریم
سے کہتے ہیں۔ اب میں نے سمجھا ہے کہ میں واقعی باولا تھا
مگر اس میں میرا قصور نہیں ہے۔ داتا دیال جی نے اپنی زندگی میں کبھی
بھی ایسے نہیں کہا جیسا میں کہتا ہوں۔ وہ کہتے رہے "اے فقیر
تو کال مایا میں ہے" میں پوچھتا "مہاراج کیسے نکلونگا۔؟ وہ
جواب دیتے "میرا حکم مانتا چل" یہہ مجھکو آپ لوگوں سے پتہ لگا یہہ
... مجھکو آپ لوگوں کے انوبھو سننے سے معلوم ہوا۔ آپ میرے
... ست گورو ہیں میں نے داتا دیال جی سے پریم۔ محبت۔
... کیا۔ انہوں نے مجھے تجربہ سے گذار دیا۔ پچھلا وقت اور تھا
سنت کبیر صاحب نے کہہ دیا ہے

دھرم داس تو ہے لاکھو دو ہائی
سار بھید باہر نہیں جائی

... جی مہاراج نے کہا ہے

سنت بنا کوئی بھید نہ جانے
وہ تو ہے کہیں الگ میں

اس الگ کے پردہ کو چاک کر دیا۔ صرف اس خیال سے
چاہتے ہیں وہ ... جائیں گے کسی کو اگیان کے اندھیرے

من میں رکھنا نہیں چاہتا اور نہ اپنی پوجا کرانا چاہتا ہوں۔ لینا دینا یہ لوکک بیوہار ہے اور ٹھیک ہے۔ مگر اصل چیز شانتی ہے۔ شانتی کے لئے آدمی میرے پاس آتے ہیں۔ رشی منی جنگل میں تپسیا کرتے ہوئے شانتی کے لئے مر گئے۔ آپ لوگ گرہتی ہو۔ وشیہ بھوگ میں زیادہ آسکتی رہتی ہے آچرن ٹھیک نہیں ہے چار بیسی۔ ہیرا پھیری کرتے رہتے ہو۔ پھر امید کرتے ہو کہ تم کو شانتی مل جائے۔ ارے بابا! شانتی کیسے ملے گی؟ جس کے دل میں دنیا کی خواہشیں ہیں اس کو شانتی مل سکتی۔ شانتی تو بے خواہشی میں ہے۔ بے خواہشی کب آئے گی؟ جب انسان کو یہ پتہ لگے گا کہ وہ کون ہے۔ میری زندگی ریسرچ میں گذر رہی ہے کبھی ہم پیپل کے درخت کو پوجتے تھے کبھی گرڑ کو پوجتے تھے کبھی ستاروں کو پوجتے تھے اب گورو پوجا کا وقت ہے گورو نام ہے گیان کا سمجھ کا۔ میں بہت سرل اور سہل زبان میں اپنے بھاؤ کو سمجھاتا ہوں۔ ہر کوئی سمجھ سکتا ہے میں شاید سنتوں کے برخلاف آواز دے جاتا۔ میں نربھئے ہوں۔ سنتوں نے جو بانی کہی ہے۔ اشارہ میں کہی ہے کون سمجھے گا اس اشارہ کو! یہ ست سنگ ہے تماشہ نہیں ہے۔ یہاں دولت ملتی ہے نہ عورت ملتی ہے ست سنگ میں وہی لوگ آئیں جن کو دلچسپی ہے۔ اے! میرے ادیو! تم کو جو کچھ ملیگا۔ مل چکا ہے وہ تمہارے اپنے ہی یا ستا اپنے ہی کرم کا پھل ہے کسی گورو نے کسی مہاتما نے کسی دیوی دیوتا نے تمہیں پھونک مار کر نہیں دینا ہے

جو کچھ تم کو ملتا ہے تمہارے اپنے ہی زبردست چاہ اور جیت
کی یکسوئی سے ملتا ہے یہ بات میں کہکر اپنی جان بچاتا ہوں ۔
آپ لوگ میرے پیچھے پھرتے ہیں اگر میں آپ کو صاف صاف
نہ کہوں اور اگیان میں رکھتا ہوں تو میں مجرم ہوں ۔

(I WANT TO BE TRUE TO MYSELF)

میں خوش ہوں ۔ داتا دیال یہاں اس جگہ نیم کے درخت کے نیچے
بیٹھ کر ست سنگ کرایا کرتے تھے ۔ مجھ سے دس پندرہ آدمیوں نے
کہا ہے ۔ وہ کہا کرتے تھے ۔ "کسی وقت یہہ مقام بڑا روحانی سنٹر ہوگا ۔ شنکر سنگھ
چلے گئے ۔ لچھمن سنگھ چلے گئے ۔ وہ میرے پاس ہوشیار پور آئے تھے
مجھے پتہ تھا شنکر سنگھ کون ہے ۔ میں نے کہا تم کہاں سے آئے
ہو ۔ انہوں نے جواب دیا ۔ حیدرآباد سے ۔ میں سمجھا ان کو کوئی دنیاوی
تکلیف ہوگی اور ان سے کہا انکو کیا مانگتے ہو ؟ شنکر سنگھ نے
پرارتھنا کی کہ میں حیدرآباد ٹھکندہ چلوں ۔ میں نے کہا میں تم کو زبان دے
چکا ہوں ۔ ضرور آؤں گا ۔ میں یہاں ہر سال بسنت پر آتا ہوں ۔ مجھ
کو آتے ہوئے آج (۲۵) سال ہوگئے ۔ اسی لئے میری سلور جوبلی منائی
جارہی ہے ۔ میں (۹۳) سال کی عمر تک جو کچھ گیان حاصل کیا
اس سلور جوبلی کے موقع پر آپ کو بتا رہا ہوں ۔ لوگ ثبوت دیتے
ہیں میرے پاس ثبوت کوئی نہیں میرے پاس میری اپنی نیت
ہی ثبوت ہے ۔ ہردیہ سے شبھ بھاونا دیتا ہوں ۔ سب کو رادھا سوامی

فقیر چند

# ست سنگ کے بچن انمول

ہز ہولی نس پرم دیال فقیر چند جی مہاراج ہوشیارپور پنجاب

رادھا سوامی جنرل ست سنگ — ۲/فروری ۱۹۷۹ء

منعقدہ — شکر وار صبح

## شبد

جیون مکت سوئی مکتا ہو
جب لگ جیون مکتا ناہیں۔ تب لگ دکھ سکھ بھگتا ہو

۱

دیہہ سنگ نا ہوئے مکتا۔ موئے مکت کہاں سوئی ہو
تیرتھ باسی ہوئے نہ مکتا۔ مکتی نہ دھرنی سوئی ہو

۲

جیوت بھرم کی پھانسی نہ کاٹی۔ موئے مکت کی آسا ہو
جل پیاسا جیسے نر کوئی۔ سپنے پھرے پیاسا ہو

۳

ہیں اتیت بندھن تے چھوٹے۔ جہاں اچھیا تہاں جائی ہو
بنا اتیت سدا بندھن میں۔ کتہوں جانی نہ پائی ہو

۵

آواگون سے گئے چھوٹ کے سمرنام اجپیا سی ہو
کہیں کبیر سوئی جن گورو ہیں۔ کاٹی بھرم کی پھانسی ہو

رادھا سوامی !

سنتوں نے دنیا کے پیدا کرنے والے کو کال اور مایا کہا میرے لئے یہ دنیا خیالی تھا۔ میں نے اس وقت پرن کیا تھا کہ اس راستہ پر سچا ہو کر چلونگا۔ جو میرا انوبھو ہوگا بتا جاونگا۔ داتا دیال نے مجھے یہہ کام دیا تھا صرف مجھے اس بات کو سمجھانے کیلئے کہ سچا پر اتما۔ خدا کہاں رہتا ہے۔ آج میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ جو اصلی مالک ہے پرم تتو پرم آدہار۔ وہ یہاں نہیں رہتا اِس دنیا میں نہیں رہتا۔ آپ حیران ہوں گے میں کیا کہہ رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں اگر میں غلط ہوں دوسرے مذہب والے پنتھ والے میرا کھنڈن کر جایں۔ مجھے کوئی افسوس نہیں۔

جب سے مجھے پتہ لگا کہ میرا روپ آپ لوگوں کے انتر پرگٹ ہوتا ہے۔ اور میں نہیں ہوتا تو مجھے یقین ہوگیا کہ جو کچھ میرے انتر پرگٹ ہوتا ہے یہہ بھی مایا ہے۔

تم سوچو ! مجھے یقین ہونا چاہیئے کہ نہیں ہونا چاہیئے۔ جتنی کرامتیں میرے نام سے منسوب کی جاتی ہیں ان کو کتابی شکل دوں تو بڑی ضخیم کتاب بن جائے گی۔ روزانہ کوئی نہ کوئی

کرشمہ میرے سامنے آتا ہے میں حلفیہ بیان دیتا ہوں کہ مجھے کوئی پتہ نہیں ہوتا۔ میں نہیں جانتا۔ تو میں اس خدا کو ڈھونڈنے لگا جو روپ رنگ شکلوں سے علیحدہ ہے یہ ثابت ہو گیا کہ جو نیقر چیز کو پوجتا ہے۔ وہ اپنے ہی من کو پوجتا ہے جو رام کو پوجتا ہے وہ رام کو نہیں پوجتا۔ وہ اپنے ہی من کو پوجتا ہے اپنے اگیان سے اپنے ہی من کو پوجتا ہے تو پھر میں آگے جاتا ہوں۔ آگے پرکاش اور شبد ہے اس میں اس چیز کو ڈھونڈتا ہوں اپنے انتر [illegible] دیکھتی ہے شبد کو سنتی ہے جب کبھی دوسرے دن تیسرے دن تین مہینے بعد ایسا اتفاق ہوتا ہے میں وہاں چلا جاتا ہوں۔ یعنی اس کے انتر تب پرکاش اور شبد بھی گم ہو جاتا ہے باقی کیا رہ جاتا ہے نہ مجھے اپنی ہوش ہوتی ہے اور نہ میں جانتا ہوں اور نہ مجھے پتہ ہوتا ہے تو پھر وہ مالک پرم تتو کیا نکلا؟ درحقیقت جو کچھ میں نے یا سنتوں نے سمجھا ہے کہ وہ مالک ہے کہ نہیں! اس کا پتہ نہ کبیر کو لگا نہ سوامی جی کو لگا نہ ست گورو نانک کو لگا۔ نہ داتا دیال کو لگا۔ سب نے اس کو حیرت روپ کہا ہے کسی نے بے انت کہہ دیا۔ یعنی اس کا کوئی انت نہیں پا سکتا۔ اگر پا سکتا ہے تو یہی پا سکتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو گم کر دیتا ہے اور یہی رادھا سوامی مت میں جیت مہینے کے آخری شبد میں لکھا ہوا ہے۔

" نہیں ست لوک نام نہ اناجی "

آدی سنت کبیر نے بھی یہی کہا ہے ؎

سکھیاں واگھر سب سے نیارا۔ جہاں پورن پورش ہمارا
جہاں نہیں دکھ سکھ سانچ جھوٹ نہیں۔ پاپ نہ پنیہ پسارا
نہیں دن رین چند نہیں سورج بنا جوتی اُجیارا
نہیں تہاں گیان دھیان نہیں جپ تپ وید کتیب نہ بانی
کرنی دھرنی رہنی گہنی یہہ سب وہاں حیرانی
دھر نہیں ادھر نہ باہر بھیتر۔ پنڈ برہمانڈ کچھ ناہی
پانچ تتو گن تین نہیں وہاں ساکھی شبد نہ تاہیں
مول نہ پھول نہیں بیجا۔ بنا ورکش پھل سو ہے
اُدھم سوہم اَردھ اُردھ نہیں۔ سوا سا لیکھ نہ کو ہے
نہیں نرگن نہیں سرگن بھائی۔ نہیں سوکشم استھول
نہیں اکشر نہیں اوی گت بھائی۔ یہہ سب جگ کے بھول
جہاں پورش تہاں کچھ ناہی۔ کہیں کبیر ہم جانا
ہمری سین لکھے جو کوئی۔ پاوے پد نرپانا

داتا نے کہا تھا بیکش کو بدل جانا۔ اب میں بیکش بدلے جا رہا ہوں۔ وہ جو اوستھا ہے جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ وہ مالک پرم تتو یہاں نہیں رہتا۔ کیسے؟ جیسے سورج یہاں نہیں رہتا ہے مگر اس کی کرنیں یہاں رہتی ہیں اگر سورج یہاں نیچے آجائے۔ ہم سب جل بھن کر خاک ہو جائیں۔ جیسے سورج یہاں نہیں رہتا مگر

اس کی کرنیں یہاں رہتی ہیں ایسے ہی جو چیز ہمارے انتر پرکاش کو دیکھتی ہے اور شبد کو سنتی ہے اس کا بھنڈار کہیں اور ہے اور وہ سُرت روپ میں ہر ایک انسان میں موجود ہے جب میں اس کی تلاش کرنے نکلا تھا۔ میں کتابی علم نہیں جانتا مجھے پتہ لگا کہ وہ پرکاش اور شبد ہے اس لئے سنت اس کو الکھ۔ اپار۔ اگادھ۔ اور انامی کہتے ہیں۔ کیا میں وہاں پہونچ کر کچھ بن گیا ہوں؟ اگر ایسا ہے تو مجھ میں طاقت ہونی چاہیئے کہ میں اپنی بیماری کو دور کرسکوں یہہ سنت بڑے بڑے سخت بیمار ہوئے۔ کسی کسی کی عورتیں ان کے ساتھ ہمت نہیں تھی اولاد نالائق نکلی۔ اس سے ثابت ہوا کہ میں ایک چیتن کا بلبلہ ہوں۔ (SUPER MOST CONCIOUS NESS)۔

یہ میری ریسرچ ہے اگر کوئی شخص اس مالک پرم تتو کی عبادت کرنا چاہتا ہے چونکہ وہ سُرت روپ میں ہر انسان کے انتر ہے انسان، انسان کی خدمت کرے۔ یہہ سچی ایشور بھگتی ہے مالک کی بھگتی مجھے پھول چڑھانا نہیں ہے مجھے تو لینا نہیں ہے میرے گن گانا نہیں ہے اس مالک پرم آدھار کی بھگتی یہہ ہے کہ انسان انسان کی خدمت کرے۔ میں نے یہ سمجھا۔ (۹۳) سال کے انوبھو کے بعد اس نتیجہ پر آیا۔ ایک آدمی سب انسانوں کی خدمت نہیں کرسکتا پہلے ان کی خدمت کرو جن کو قدرت نے تمہارے

ساتھ لگایا ہے۔ یعنی تمہارے ماں باپ بھائی بہن۔ عورت اور بچہ۔ ان کی نشکام سیوا کرو۔ یہی مالک کی بھکتی ہے میں تعلیم بدلے جا رہا ہوں۔ اور حق بتا دیتا ہوں دوسرے مذاہب والے پنتھ والے اگر میں غلط کہتا ہوں۔ تو میرا کھنڈن کر جائیں۔ مجھے کوئی افسوس نہیں ہوگا یہہ میری اپنی زندگی کے تجربے کے ادھار پر ریسرچ (RESEARCH) ہے سہ

بھانو روپ مالک سن بھائی
ہر ہردیہ میں رہا سمائی

داتا دیال جی نے کہا ہے سہ

ہم نہیں آئے یہاں تیری عبادت کرنے
ہم ہیں آئے یہاں تیرے بندوں کی خدمت کرنے

ان کی خدمت پہلے کرو جن کو قدرت نے تمہارے پیچھے لگایا ہے جو آدمی گورو سے پریم کرتا ہے۔ فقیر چند سے پریم کرتا ہے۔ اپنے باپ سے عورت سے بھائی سے نفرت کرتا ہے وہ گورو بھگت نہیں ہے۔ رادھا سوامی مت میں ست گورو کو پریم روپ کہا گیا ہے وہ اتھاہ پریم کے سمندر ہیں۔ کہیں وہ بوند روپ میں ہیں کہیں لہر روپ میں ہیں کہیں دریا روپ میں ہیں کہیں سمندر روپ میں ہیں بوند روپ کیا ہے؟ ہمارے رشتہ دار۔ آجکل کہا جاتا ہے عورت چھوڑو۔ جائداد اولاد

مایا ہے۔ سب متھیا ہے یہ غلط تعلیم ہے یہ فرض ان گوروؤں نے بھی ادا کیا ہے۔ رادھاسوامی دیال نے انت سمیہ رائے صاحب کو اور دوسرے چیلوں کو بلایا اور کہا میں ست لوک جا رہا ہوں جیسے میری سیوا کرتے تھے ایسی ہی میری تینتی کی سیوا کرتے رہو میں ست لوک جا رہا ہوں۔ پوتھی میں لکھا ہوا ہے ہم لوگ پاگل ہوئے ہوئے اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر ان مندروں، گوروؤں اور دھرم استھانوں میں دیتے ہیں میرا یہ بھاشن عام لوگوں تک پہنچاؤ۔ ہر شخص کو حق ہے کہ وہ میرا کھنڈن کرے۔ داتا دیال جی نے ایک شبد میں لکھا۔

ہم نہیں آئے یہاں تیری عبادت کرنے
اِن تیرے بندوں کی ہم آئے ہیں خدمت کرنے
دین و ایمان کی باتیں نہ سُنا شیخ ہمیں
کون ہے تو جو یہاں آیا نصیحت کرنے
عشق سے پوچھا کہ آنے کی غرض کیا تھی تیری
بولا وہ "ہوش کو عقل کو رخصت کرنے"
حرص دنیا کی گئی۔ دل میں قناعت آ گئی
کون جائے خدا کی بھی سماجت کرنے
کوئی دنیا کے غم درد سے پامال ہوا
کوئی آیا ہے عیش و مسرت کرنے

میں نے جو کچھ کہا اس کی تصدیق داتا دیال جی کے شبد

سے ہوتی ہے میں نے پرن کیا تھا۔ مجھے رام کیا ملا ؟ رام کہاں
رہتا ہے ! پرکاش اور شبد سے پرے۔ جس کے سہارے پرکاش
اور شبد ہوتا ہے جب ہماری سرت جو اس مالک کی انش ہے
ہمارے سادھن کرنے سمیہ وہاں پہونچ جاتی ہے جز کل
ہو جاتا ہے اگر اس وقت میں جسم میں رہتا ہوا یہ کہوں کہ میں
کُل ہوں۔ میں غلطی پر ہوں۔ عقل سے اگر میں کہہ دوں کہ میں
وہی ہوں۔ میں غلطی پر ہوں۔ مالک عقل سے بُدّھی سے
پرے ہے وہ ایک حالت ہے جو من چیت بُدّھی سے
پرے ہے یہاں ان نوجوان طبقہ والوں نے بہت کچھ
کام کیا ہے ان کے کام پر اظہار خوشنودی کی جاتی ہے میں
تہہ دل سے اشیرواد دیتا ہوں کہ مانو سیوا دھرم کا یہہ ایک
جہان کیندر استھان بنے گا۔ اور آیندہ برسوں کام کرے گا
ہمارا مقصد یہی ہے کہ مانو سیوا ہو۔

SERVICE TO HUMANITY IS TRUE
WORSHIP OF GOD.

مگر باہر خدمت کرنے کے پہلے اپنے گھر والوں کی سیوا کرو۔
گھر میں دیوا یال کر تب مندر میں جلاتا۔ یہ میرا نج انوبھو ہے
میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ میں آواز دے چلا ہوں۔ یہہ
جتنے مذاہب والے ہیں یہہ تمام من مت ہیں صرف من
بدّھی سے کام کرتے ہیں ان کو زندگی گزارنے کا تجربہ مطلق

نہیں ہے۔ مجھ کو اس تجربہ سے گذارنے والے آپ سجن
ست سنگی ہیں۔ اور یہی بات داتا دیال جی نے ۱۹۱۸ء
میں مجھ پر گورو پدوی دیتے ہوئے کہی ہے انہوں نے کہا۔
"فقیر تم کو سچا ست گورو رادھا سوامی دیال ست سنگیوں کے
روپ میں ملے گا گو تم میں ننانوے عیب ہو سکتے ہیں مگر ایک
سچائی ہے تم سچائی پسند انسان ہو۔ تم آپ بھی تر جاؤ گے
اور دوسروں کو بھی تارو گے۔

ہم سب اس من کے چکر میں آئے ہوئے ہیں یہہ من جو دہ
لوکوں تک جاتا ہے ہم سب اس من کے چکر میں آئے ہوئے
ہیں میں ساری زندگی من کے چکر میں رہا۔ میں گورو کو لاہور میں
ہی ایسا سمجھتا تھا۔ یا دھام میں میں سمجھتا تھا۔ اس اگیان
کو مٹانے کے لئے انہوں نے مجھے یہ کام دیا تھا۔ میں نہ گوروئی نہ
چاہتا ہوں۔ (LAW OF RADIATION) ممکن ہے کام
کرتا ہے یہہ میں نہیں کرتا۔ پچھلی بیساکھی پر پنجاب کا فنانس منسٹر
ڈاکٹر جگدیش سنگھ کینیڈا میں تھا۔ وہ جب ست سنگ کے
اسٹیج پر آیا۔ میں نے ہاتھ باندھ کر کہا کہ "یہہ میرے ست گورو
سروپ آئے ہیں۔" لوگ حیران ہو گئے جب وہ کینیڈا میں
تھا۔ وہ کہتے ہیں وہ ہوائی جہاز میں ہیلی کاپٹر میں جا رہا تھا
نارتھ کینیڈا میں راستہ میں طوفان آیا ہیلی کاپٹر فورس سے زمین
پر آگیا سردی بہت پڑ رہی تھی نہ میرے پاس چائے تھی نہ کچھ

وہ کہتا ہے سامنے روشنی کا دائرہ بن گیا۔ اس میں میں بیٹھا ہوا ہوں
میں نے ان سے کہا "میرے پیچھے آؤ وہ کہتا ہے میں نے
ان کو تھوڑی دور انڈین (لاؤنج ہوٹل) کے پاس لے گیا اور
کہا "تھوڑی دیر یہاں آرام کرو۔ گھنٹہ دو گھنٹہ" ڈاکٹر
جگدیش سنگھ ڈاکٹر ہیں فینانس منسٹر ہیں معمولی آدمی نہیں ہیں۔
مجھکو اس واقعہ کو تفصیل سے خط میں لکھے ہیں میں کہتا ہوں
میں نہیں گیا۔ یہہ کیا راز ہے۔ دوستو! میری سمجھ میں نہیں
آیا میں اپنی آتما کو سچا رکھنے کے لئے اتنا کہہ سکتا ہوں مجھے
اس کا کچھ پتہ نہیں کہ میرا روپ کیسے لوگوں کی مدد کرتا ہے
میں بالکل لاعلم ہوتا ہوں۔ جس کا جی چاہے میرے پاس
آئے۔ جس کا جی چاہے میرے پاس نہ آئے۔ جس کا جی چاہے
میری کوئی کتاب پڑھے جس کا جی چاہے نا پڑھے۔ جس کا جی
چاہے پیسہ مندر میں دے نہیں چاہتا ہے نا دے۔ مجھے کچھ پتہ
نہیں ہوتا۔ اور آج میں حوصلہ سے کہتا ہوں یہہ راز دوسرے
مہاتماؤں کو بھی معلوم ہے لیکن انہوں نے پردہ رکھا۔ وہ
کہتے ہیں وہ ست لوگ گئے ہیں میں نہیں مانتا ؎

کرم پردھان وشو کر راکھا
جو جیس کینا تیسو پھل چاکھا

چونکہ اس میں دھوکہ ہے ہم لوگ آپ لوگوں کو اگیان میں رکھکر
بیوقوف بناکر لوٹتے ہیں۔ میری بات کو سمجھو۔ گوروؤں کا حال دیکھو

ہنسا نے اپنا جانشین اپنے لڑکے کو بنایا۔ جب وہ لڑکا وہاں بیٹھتا اس کی ماں اس کے سامنے آرتی کرتی جس طرح کرشن مہاراج کی آرتی ہوتی ہے اور اس لڑکے نے کیا کیا؟ سوچو! میں کیا کہہ رہا ہوں۔ دنیا نرنکاریوں کے فرقہ کو جانتی ہے ان کے بڑے گورو اپنے لڑکے کو گدّی دے گئے۔ اور وہ اپنے آپ کو بھگوان کہتا تھا۔ اکالی اس کے برخلاف ہو گئے۔ کہنے لگے اگر تو بھگوان تھا تو یہہ جھمیلا کس واسطے ڈال لیا۔ اگر تیرے من میں کچھ طاقت ہے تو اپنے آپ کو بچالے۔ میں بے دھڑک سچی بات کہتا ہوں۔ میں (۹۳) سال کے انوبھو کے بعد کہنا چاہتا ہوں سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی سچے دل سے نشکام ہوکر سیوا کرو۔ موہ کے بس میں سیوا نہیں کرنا۔ اگر موہ کے بس میں کروگے تو پھنس جاؤ گے۔ لوگ مُکتی مکتی چلاتے ہیں جو زندگی میں مُکت نہیں ہوا۔ وہ مرنے کے بعد کیسے مُکت ہوگا۔ مکتی کہتے ہیں کسی چیز سے بندھن کا نہ ہونا۔ اگر تم فقیر چند یا اپنے گورو کے دیہہ کے ساتھ بندھے ہوئے ہو۔ اگر موہ بس مجھ سے پیار ہے تو میرے مرنے پر روؤ گے۔ ایک آدمی اپنے لڑکے کے مرنے پر رویا۔ ایک آدمی اپنے گورو کے مرنے پر رویا۔ کیا فرق ہے یہہ بھی موہ میں پھنسا ہوا ہے وہ بھی موہ میں پھنسا ہوا ہے۔

گورو گیان نہ پایو ری سکھی۔ تری عمر بہا نی

ست سنگ کی مہما ہے۔ اگر رادھا سوامی دیال رادھا سوامی دہام

کے رہنے والے تھے تو دو سال پچھلی عمر میں سخت بیمار رہے ان
میں شکتی تھی تو اپنی بیماری کو دور کیوں نہ کرتے۔ لکھنے والوں نے
لکھ دیا کہ سوامی جی ایسی بیماری اپنے میں لائے کہ بڑے بڑے
ڈاکٹر۔ ویدوں کو الجھنے میں ڈالدیا۔ زمانہ بیسویں صدی سے
گذر رہا ہے لوگ صاحب دماغ ہیں۔ اسی لئے رادھاسوامی
مت کو کبیر پنتھ کو دنیا والے گالی نکالا کرتے تھے۔ یہہ
زمانہ روچک بھیانک باتوں کا نہیں ہے بابا ساون سنگھ جی
بیمار ہو گئے۔ پیشاب میں خون جاتا تھا۔ لوگوں نے افواہ اڑائی
مہاراج جی اپنا خون پاکستانیوں کو دیتے ہیں جو وہاں بیمار ہوتے
ہیں۔ اس قسم کے فضول باتیں بتا بتا کر ہم غریب بےقوف اور اگیانی
جیووں کو اپنے جال میں پھنسانے ہیں اگر میں غلط کہتا ہوں تو میں چیلنج
کرتا ہوں کہ میری بات کا دوسرے مہاتما کھنڈن کریں۔ میں دعوی
نہیں کرتا کہ جو کچھ میں کہتا ہوں وہی ٹھیک ہے اگر سوامی دیانند
کو ستیارتھ پرکاش لکھنے کا حق تھا۔ رادھاسوامی دیال کو سار بچن نظم
یا نثر لکھنے کا حق تھا۔ داتا دیال کو ۵ یا ۶ ہزار کتابیں لکھنے کا حق
تھا تو مجھے بھی یہی حق حاصل ہے میں نے سچائی سے اپنی
زندگی گذار دی ہے میری سمجھ میں یہہ آیا ہے۔ سب سے پہلے
اپنے پریوار کا خیال رکھو۔ مندر میں روپیہ دوگے آپ کا نام لکھا
جائے گا۔ آپ کے نام کے ڈھنڈورے پیٹنگے کے فلاں سیٹھ
نے ۱۰ ہزار روپیہ مندر میں دیا یا خمکنڈہ میں دیا مگر گھر والے

کھائیں گے بھی اور تم کو گھوریں گے بھی۔ گالی بھی نکالیں گے۔ بہادری اس آدمی کی ہے کہ گالی کھاتا ہوا بھی اپنے دھرم کو پالتا ہے۔ یہہ میری تعلیم ہے جو میں بدلے جا رہا ہوں۔ آج کل میرا بائی کے سورداس کے گن گاتے ہیں لیکن سنت مت میں ان کی کوئی عزت نہیں ہے۔ میرا بائی کس کو پوجتی تھی؟ اپنے ہی من کو پوجتی تھی۔ میں نے ساری زندگی کس کو پوجا؟ اپنے ہی من کو پوجا! اپنے اگیان سے میں اونچا بول رہا ہوں آپ لوگوں نے (۲۵) سالہ جوبلی منائی۔ میں (۹۳) سال کے جیون کا انوبھو کہہ رہا ہوں۔

دوستو!

میں دعویٰ نہیں کرتا۔ میں نے جو سمجھا ہے وہ کہہ رہا ہوں میں زندہ بیٹھا ہوا نہ آفریقہ جاتا ہوں نہ امریکہ جاتا ہوں۔ نہ کہیں جاتا ہوں کیسے مان جاوں کہ کوئی آدمی کہیں جاتا ہے۔ یہہ سب تمہارے اپنے ہی من کا وشواس ہے سنتوں نے تمام مت متانتروں کا کھنڈن کیا ہے کیونکہ سب ہی من کے پجاری تھے۔ سوامی جی نے لکھا ہے کال نے اپنی پوجا آپ کرائی کال نے اپنی رکشا آپ کرائی ہے

جیون مکت سوئی مکتا ہو

کبیر صاحب کا شبد ہے جس نے زندگی میں مکتی حاصل نہیں کی وہ مرنے کے بعد مکت نہیں ہو سکتا۔ جیوت تم نے بھرم کی بھانسی نہیں کاٹی! میں کیا کہتا ہوں؟ تمہارے وہم ہی

تو دور کرتا ہوں۔ عوام کے غلط خیالات کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ ہم اپنے دماغوں میں سنسکار رکھے ہوئے ہیں۔ وہم ہیں۔ ہوشیار پور سے بابا فقیر میری مدد کے لئے آگیا۔ اس کو دھن دو، کپڑے دو، بھوجن کھلاؤ۔ یہہ بھرم ہے میں اس طریقہ سے پیسہ نہیں لینا چاہتا اپنے لئے تو میں کسی صورت میں نہیں لیتا۔ کنول سنگھ نے یہہ ٹوپی دی۔ میں نے میری اپنی ٹوپی اس کو دی تب لیا۔ میرا کوئی حق اس ٹوپی کے پہننے کا نہیں تھا۔

اے ست سنگیو!

بھارت واسیو! میں یہہ بھاشن دردِ دل سے دئے جاتا ہوں تم مت لوٹو! مت بے وقوف بنو! بے شک گوروکی سیوا کرو۔ آپ لوگوں نے گوروکی سیوا یہ سمجھ رکھی ہوئی ہے کہ جب میں آتا ہوں متھا ٹیکتے ہو۔ دھاندلی مچاتے ہو۔ گوروکی سیوا یہہ نہیں ہے۔ سنو؎

درشن کرے بچن پنی سُنے
سُن سُن کر نت من میں گُنے
گُن گُن کر ہے نش سارا
سار کاڑھ تِس کرے اہارا
کرا ہار پُشٹ ہوا بھائی
جگ بھو بھئے سب گئے نائی

باباساون سنگھ کے پاس کئی آدمی گئے انہوں نے کہا مہاراج ہمیں تو کوئی پوچھتا ہی نہیں ہم وہاں دور بیٹھتے ہیں۔ بڑے بڑے سیٹھ امیر آدمی آپ کے سامنے بیٹھتے ہیں ساون سنگھ مہاراج نے کہا "میں کیا کروں۔ ان سے پیسہ لیتا ہوں تو تمہاری سیوا کرتا ہوں"۔

شیش کو ایسا چاہیئے گورو کو سب کچھ دے
گورو کو ایسا چاہیئے شیش کا کچھ نہ لے

داتا دیال جی نے کیا کیا۔ اپنے بھتیجوں، اپنے پریوار کی سیوا کی۔ ایک واقعہ یاد آیا۔ میں نے داتا دیال جی سے پرارتھنا کی کہ مہاراج میں آپ کے خرچ کے لئے پیسہ بھیجا کرونگا۔ میں نے اچھی ساعت دیکھ کر ۱۵ روپے بھیجے۔ داتا دیال جی نے اور ۱۵ روپے اپنی طرف سے اضافہ کر کے ۳۰ روپیہ کا منی آرڈر بھیجا۔ میں نے ۱۵ روپیہ اور ملا کے ۴۵ روپے ذریعہ منی آرڈر بھیجے۔ انہوں نے ۱۵ روپے اور اضافہ کر کے ۶۰ روپے کا منی آرڈر بھیجا۔ ایسے یہ رقم (۲۰۰) روپے سے زاید ہوگئی۔ پھر وہ میرے نام اکونٹ کھولکر جمع کرنے کا پربند کئے اور میرے سوکھا گیہ وتی کو (۲۲۰۰) ہزار روپیہ واپس کیا۔

داتا دیال نے غریبوں کے لئے کام کیا۔ جب میں بصرہ بغداد میں تھا۔ مجھے لکھتے تھے اتنا روپیہ فلاں فلاں کو بھیجدو۔ اتنا روپیہ

فلاں آدمی کو بھیجدو۔ میں بھی بعض وقت گر جاتا ہوں۔ حال ہی میں ایک واقعہ گذرا میرا ایک دوست تھا۔ مر گیا اس کی لڑکی ایم اے ایم ایڈ ہے اس کی شادی میں نے ہی کرائی ۔ ایک میجر ہے اس کا لڑکا کینیڈا میں تھا۔ اس نے مجھ سے کہا "کوئی لڑکی تلاش کر دو" میں نے اس لڑکی کے لئے کہا شادی بھی ہوئی ۔ جو کچھ میں نے دینا تھا لڑکی کو دیا۔ لڑکے کو دیا اس وقت میرا دل بھر آیا میجر آیا میں نے اس کو اتنا ہی کہا "میجر صاحب یہہ لڑکی میری ہے" میرا دل بھر آیا اس سمیہ میں ڈرا کہ میں یہاں رو نہ پڑوں۔ وہاں سے بھاگ آیا۔ جب مندر میں آیا تب ہوش آئی ۔ وہ جو میرا دل بھر آنا اور رونے کا سما بندھنا میرا گرنا ہے ۔ میری ماں مرگئی میں نہیں رویا۔ عورت مری نہیں رویا۔ لڑکا مرا میں نہیں رویا لڑکی مری میں نہیں رویا ۔ اب کیوں میرا دل بھر آیا۔ میں اصلیت کو بھول گیا۔ کون لڑکی ۔ کون باپ، کون بیٹا۔ کون بھائی میں بھی بعض وقت گر جاتا ہوں میرے من میں ایسا خیال پیدا ہوتا ہے داتا دیال کے دربار میں ہوں۔ بعض وقت میرے من میں ایسا خیال پیدا ہوتا ہے جس کو میں نہیں چاہتا گو وہ کام کا خیال نہیں ہوتا۔ اب میں (۹۳ سال) کا بوڑھا ہو گیا۔ اب کام کا کیا سوال ہے جب ایسا خیال پیدا ہوتا ہے ایک منٹ میں ہوش آ جاتی ہے میں سنبھل جاتا ہوں۔ یہہ مایا ہے کلینا ہے مجھکو تارنے والے آپ ست سنگی ہیں یہی لفظ

داتا دیال نے مجھ سے کہے ہیں۔ کہتے تھے "تجھ کو سچا ست گورو سنت سنگیوں کے روپ میں ملیگا۔ پچھلے زمانہ میں ایسی سچائی بیان کرنے کا دستور نہیں تھا۔ اشارہ کرتے تھے۔ آدی سنت کبیر صاحب نے بھی کہا۔

"دھرم داس تو ہے لاکھ دوہائی
سار بھید باہر نہیں جائی"

سوامی جی مہاراج نے کہدیا۔

سنت بنا کوئی بھید نہ جانے
وہ تو ہے کہے الگ ہیں

انسان جیون مکت کب ہوتا ہے خبر نہیں۔ میں غلط ہوں۔ جب سے مجھے یہہ یقین ہوا کہ میں تمہارے کسی کے انتر نہیں جاتا تو مجھے یقین ہوگیا کہ میرے انتر جتنے خیالات پیدا ہوتے ہیں یہہ ہے نہیں ا بھاستے ہیں۔ اس گیان نے مجھکو جیون مکت کیا۔ شبد ابھیاس نے مجھکو جیون مکت نہیں کیا۔ گورو کے دھیان نے مجھ کو جیون مکت نہیں کیا۔ جیون مکت میں کب ہوتا ہوں جب مجھے یہہ گیان ہوتا ہے کہ میرے انتر بھرنا بھرتی ہے یہہ مایا ہے۔ جب تک میری زندگی ہے میں مایا سے باہر نہیں جا سکتا۔ گورکھپور میں کاشی ناتھ مختار ہیں، جب وہاں ست سنگ کرنے گیا۔ تو اس نے کہا " داتا دیال

داتا دیال نے کہا کہ۔ دوستو! میں رادھا سوامی مت کا اچاریہ ہونے کی وجہ سے رادھا سوامی مت کے ساتھ بندھا ہوا ہوں مگر آپ لوگ آزاد ہیں" اس لئے میں بھی تم کو آزاد کر جاتا چاہتا ہوں رادھا سوامی ہے کیا!

رادھا آد سُرت کا نام۔ سوامی شبد پہچان

اب یہہ رادھا سوامی مت والوں نے اپنا ایک نیا مذہب چلا لیا۔ رادھا سوامی کوئی مذہب نہیں ہے۔ یہہ ہر انسان کو جہاں سے اس کی ذات ہے اس سے ملا دینے کی حالت یا اوستھا کا نام رادھا سوامی ہے شروع شروع جن کو انوبھو نہیں ہے ان کو سُمرن کرنا پڑتا ہے بغیر سمجھے اور جانے ہوئے سُمرن دھیان کرنا وقت کھوتا ہے۔ محنت رائگاں کرتا ہے مثلاً نیمبو ہے۔ میں جب نیمبو کا نام لیتا ہوں تمہارے سامنے کاٹکڑا نمک مرچ لگا کے کھاتا ہوں آپ لوگوں کے منہ میں پانی آئے گا۔ ایسے ہی جو نام گورو دیتا ہے وہ اس نام کی ماہیت بتاتا ہے کہ نام اصل میں ہے کیا؟ جب جو نام تم جپتے ہو اس کا تم کو انوبھو نہیں ہے کہ نام کا اصلی بھاو کیا ہے تم لاکھ جپتے رہو۔ تمہیں کوئی فائدہ سُمرن کا نہیں ہو گا۔ جیسے فرانس کے آدمی انگلینڈ کے آدمی نیمبو نہیں جانتے ان کو لیمن بولنے سے وہ سمجھ جائیں گے ان کے سامنے نمبو کہنے سے اچار کہنے سے ان کے منہ میں پانی نہیں

آئے گا۔ میری عمر (۹۳) سال ہے میں ہی جانتا ہوں جس مصیبت میں
میں ہوں۔ تین دن سے پرہیز کر رہا ہوں صرف ترکاری کا عرق
پی رہا ہوں۔ کوئی چیز ہضم نہیں ہوتی۔ کئی دفعہ اپنے
آپ ہنستا ہوں۔ لوگ میرے پاس آتے ہیں پرشاد لے جاتے ہیں
میں بیمار ہوتا ہوں۔ ڈاکٹروں کے پاس جاتا ہوں۔ بات کیا ہے
اے بھولے بھالے انسان یہہ تیرا اپنا ہی وشواس ہے یہہ تیری
اپنی شردھا ہے یہہ ہے سچائی جس کو میں صاف طور سے
بیان کر رہا ہوں۔ انسان کے خیال میں بڑی طاقت ہے اگر
میں سچے دل سے کسی کو کچھ کہوں اور اگر وہ پورا نہیں
ہوتا تو میں مجرم ہوں۔ میں نے یہہ گوروائی کی ہے دھوکہ
دہی کی ہے مگر ہر وقت سچے دل سے دعا نہیں نکلتی
خاوند اور بیوی دونوں ساتھ ساتھ رہتے ہیں کیا ہر وقت
خاوند بیوی کو بچہ دے سکتا ہے؟ خاوند کا ایک موڈ (MOOD)
ہوتا ہے بیوی کو پریم سے جوش میں آنا پڑتا ہے تب بچہ پیدا
ہوتا ہے۔ میں اکیلا بیٹھا ہوں۔ آپ ایک لخت پچاس آدمی
اکٹھے ہو کر میرے پاس آئے میرے دل آپ کے متعلق جذبہ
ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بناوٹی طور سے تم کو خوش کرنے کے لئے
کچھ کہہ دوں۔ "بھلا ہو" یہہ بات نہیں ہے آدمی کے خیال میں
طاقت ہے انسان کا جسم ریڈیو اسٹیشن ہے جو کچھ ہمارے اندر
میں ہوتا ہے وہ نکلتا رہتا ہے آپ نے پولیس کے محکمہ میں کتا

دیکھے ہوں گے جہاں ڈاکہ پڑتا ہے یا خون ہوتا ہے پولیس ملزم کی پڑی ہوئی کوئی چیز کتوں کو سونگھا دیتے ہیں کتا اس بو کو سونگھ کر جس طرف سے وہ ڈاکو گیا ہوا ہوتا ہے کتا اس طرف جاتا ہے کتے میں ایسی طاقت قدرت نے دی ہوئی ہے اس سے ثابت ہوا ہر شخص کے اندر سے جو کچھ نکلتا ہے وہ فضاء میں پھیلتا ہے اور جو آدمی اس کے منتق ہوتے ہیں ان کو مل جاتا ہے۔ داتا دیال جی نے کہا "جس پر سادھو کی درشٹی پڑ گئی جگ جونی نہ آوے"۔ جگ جونی میں آنے کا کارن کیا ہے؟ مکتی۔ زندگی میں مکتی کو حاصل کرو۔

جیوت بھرم کی پھانس نہ کاٹے موے مکتی کی آسا ہو

میرے بھرم کس نے کاٹے۔ آپ لوگوں نے۔ دیا داتا دیال کی ہے جن کا یہاں استھاپن ہے مگر آپ میرے سچے ست گورو ثابت ہوئے۔ میری زندگی میں صرف ایک خیال نے کہ میں کہیں نہیں جاتا مجھ کو جیون مکت بنا دیا۔ گو بعض وقت میں گر جاتا ہوں مگر پھر سنبھل جاتا ہوں اگر آپ سچ مچ جیون مکت ہونا چاہتے ہیں یا لوٹ کے اس دنیا میں نہیں آنا چاہتے ان کے لئے کہتا ہوں سائنس کی تحقیقات اور تجربہ ہیں۔ سوئٹزرلینڈ یو۔ یس اے۔ یو کے فرانس یو ایس آر
SENSITIVE
نے مرنے والوں پر تجربہ کئے ہیں مرنے والے کو ایک بڑے سینسیٹو اسکیل پر رکھا۔ ترازو پہ رکھا۔ اس کی جان نکلی۔ ایک سکنڈ

پر خاص مصالح لگا دیا ۔ اور اس پر جان نکلتی ہوئی دیکھی گئی۔
ترازو پر مرنے والے کا جسم ۵ گرام ۱۰ گرام ۲۰ گرام گھٹ اس کا کیا
مطلب ہے ۔ جو چیز اندر سے نکلی وہ اتنی بھاری تھی۔
اس کو زمین کی کشش ضرور کھینچے گی ۔ کوئی گورو تم کو وہاں
سے بچا نہیں سکتا ۔ سوال یہ ہے بھاری کیوں ہوئی ۔
اس کے من کے اندر کسی نہ کسی استھول چیز کے ساتھ
پیار ہوتا ہے ۔ باپ ۔ بیٹا ۔ بھائی ۔ دولت ۔ عورت
گورو کا دیہہ گورو کا آشرم ۔ رام جو اجودھیا میں پیدا ہوا
اس کا دھیان ۔ کرشن جو گوکل میں پیدا ہوا اس کا دھیان ۔ جن
کا پریم یا موہ ۔ ان استھول چیزوں کے ساتھ ہوتا
ہے جب ان کے پران نکلیں گے جسم ضروری بھاری ہوگا
گو اس نے لاکھ شبد یوگ کا سادھن کیا ہوا ہے یا بے
نقیر کے پیرو ہو ۔ دھوکے میں ہوئے ہیں ایسے لوگوں
کی مکتی نہیں ہوگی ۔ نہیں ہوگی ۔ نہیں ہوگی ۔ آپ لوگوں
کو اپنے ۹۳ سال کے انوبھو کا پریچیہ دے رہا ہوں ۔
میں دعویٰ نہیں کرتا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ
سچ ہے ۔ ہو سکتا ہے میں غلط ہوں ۔ میری سمجھ میں
یہہ آیا ہے یہہ زمانہ ڈیموکریسی کا ہے ہر شخص کو اپنا
تجربہ بیان کرنے کا حق ہے ۔ رادھا سوامی مت کے
سنچالک حضور رائے صاحب سالگرام مہاراج اپنی پریم بانی

میں صاف لکھ گئے۔ کہ انت سمیئے قلم چلتی ہے دوست یا دشمن یا رشتہ دار جن میں سے پریم ہوتا ہے ان کی شکلیں نظر آتی ہیں۔ جس گورو سے نام لیا ہوا ہے اس کی شکل بھی نظر آئے گی۔ شبد بھی سنائی دے گا۔ کچھ مدت تک اوپر کے لوکوں میں رہنے کا موقع ملیگا۔ پھر جب کوئی ست گورو دنیا میں آئے گا تم کو نیا چولہ ملے گا۔ اور اس کے سمپرک میں آنے سے باقی کمائی پوری ہوگی۔ وہ باقی کمائی کیا ہے؟ یہ گیان کہ جو کچھ کسی کے اندر پرگٹ ہوتا ہے یہ مایا ہے۔ سوکشم پرکرتی ہے ایک کلپنا ہے۔ اگرچہ ہم اس کے ساتھ بندھے رہیں اسفول بیدار تھ سے ہمارا جسم ضرور بھاری ہوگا۔ باوجود اس کے کہ لاکھ ہم نے داتا دیال کی آرتی کی ہوئی ہیں۔ مانوتا مندر میں دھن دیا ہوا ہے۔ ہم کبھی جیون مکت نہیں ہوسکتے یور گواونکارا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مہاراج جی نے کہا۔

اے اونکارم تم لوگ میری عزت کرتے ہو۔ روپیہ دیتے ہو۔ میرے سر پر کوئی ذمہ داری ہے میں اپنی آتما کو سچا رکھکر آپ لوگوں کو سچائی بیان کرتا ہوں۔ تاکہ مجھ پر گورو بننے کا دھوکہ یا کھنڈ یا چارسو بیس ہونے کا الزام عائد نہ ہو۔ یہ تو داتا دیال جی مہاراج کا حکم تھا کہ "فقیر چولہ چھوڑنے سے پہلے تعلیم کو بدل جانا۔ میں تو ان کے حکم

کے ماتحت ہوں۔ اور اپنے آپ کو آپ کے گھروں کا کتا سمجھتا ہوں کتے کی کیا ڈیوٹی ہے؟ رات کو چور آتا ہے وہ بھونکتا ہے۔ خبردار کرتا ہے۔ خبردار ہو جاؤ بھائی خطرہ ہے۔ جو کچھ میں نے سمجھا وہ میں بھونکتا ہوں۔ سچائی بیان کرتا ہوں آپ کا جی چاہے میری بات کو سن کر عمل کرو۔ آپ کا جی چاہے نہ کرو مجھے کیا۔ میں سپاہی ہوں کمانڈران چیف نے آرڈر دیا فائر وہ فائر کر دیتا ہے۔ لاکھوں مر جائیں اس کو کیا؟ ہمارے ذمہ ایک ڈیوٹی ہے اس کو ہم نے پوری کرنا ہے وہ میں پوری کر رہا ہوں۔ آج کا ست سنگ ہے جیون مکت اوستھا۔ وہ کب آئے گی۔ آدی سنت کبیر کہتے ہیں جب تک تم زندگی میں جیون مکت نہیں ہوئے میرے پیچھے تم مکت نہیں ہو سکتے اور میں بھی یہی کہتا ہوں زندگی میں مرنے سے پہلے تمہارا پریم کسی بھی استھول وستو سے ہوگا۔ اگر بابے فقیر سے بھی پریم کرتے ہو۔ جو روپ بابا فقیر کا تمہارے سامنے آئے گا اور تم یہ سمجھو گے کہ یہ فقیر چند ہوشیار پور کے ہیں۔ تمہارا کلیان نہیں ہوگا نہیں ہوگا۔ تم کو پھر دوبارہ جنم ملے گا۔ اچھی یونی ملے گی۔ اچھے گھر جنمو گے یہ ٹھیک ہے مگر تم جیون مکت نہیں ہو سکتے۔ مکتی نہیں پا سکتے۔ مکتی تو تب پاؤ گے

جب تم کو یہہ گیان ہو جائے گا کہ جو کچھ میرے انتر میں پھُرنا پھُرتی ہے یہہ مایا ہے جب تک زندہ ہو۔ جب تک شریر اور من میں ہو۔

مایا کو چھوڑ کر کہاں جاؤ گے۔ اس کے روپ کو سمجھ لو۔ گورو کا کام ہے کہ وہ اپنے شرنا گت کو من کا روپ سمجھائیں۔ جیو اگیانی ہوتے ہیں ست سنگ سے بویک ملتا ہے۔

بِن ست سنگ بِویک نہ ہوئی
رام کرپا بِن سُلبھ نہ سوئی

آدی سنت کبیر مہاراج بھی یہی کہتے ہیں۔

جیون مُکت سوئی مُکتا ہو
جب لگ جیون مُکت ناہیں
تب لگ دُکھ سکھ بھگتا ہو
دیہہ سنگ نا ہوے مُکتا
موئیں مُکت کہاں ہوئی ہو
تیرتھ باسی ہوئے نہ مُکتا
مُکتی نہ دھرنی سوئی ہو
جیوت بھرم کی پھانس نہ کاٹی
موے مُکت کی آسا ہو

جل پیاسا جیسے نر کوی
سپنے بھرے پیاسا ہو

جو کچھ زندگی میں تمہارے خیالات ہیں سپنے میں آتے ہیں۔ مرتے سمیئہ یہی خیالات بھر نا بھرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے دھرم راج آتا ہے۔ یم راج لینے کو آتا ہے۔

ارے بابا!

لوگ مرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ بابا فقیر آیا ہے ہوائی جہاز لے آیا ہے گھوڑا لے آیا ہے مجھے کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ کون گیا۔ اس کا اپنا ہی خیال ہے۔ اپنا ہی وشواس اور بھاؤ ہے باہر سے کوئی یم نہیں آتا۔ اُن یم دوتوں سے بچانے والا کون ہے؟ گورو! کیسے؟ سچی بات بتا کر کے۔ اے انسان تیرے انتر جتنی بھی جتنی بھی بھرنا ہوتی ہے یہہ تیری اپنی کلپنا ہے تو ان کلپناؤں میں پھنسا ہوا ہے ہم سب اپنے ہی کلپناؤں میں پھنسے ہوئے ہیں آدی سنت کبیر ٹھیک کہتے ہیں ست سنگ سے کیا ملتا ہے یم کی پھانسی کٹتی ہے کن کی؟ ان کی جو پھانسی کٹوانے کے لئے آتے ہیں۔ میرے پاس جو آدمی آتے ہیں کیا پھانسی کٹوانے آتے ہیں؟ نہیں! مجھے

جب یہہ خیال آتا ہے کہ اگر میرا دوسرا جنم ہوگا تو اس مہینے میرا سر ماں کے پیٹ میں نواں ہوگا۔ ٹانگیں اوپر ہوں گی۔ جب پیدا ہونگا۔ بیماری ہوگی۔ ٹیکے لگیں گے پھر پڑھنے کو جی نہیں چاہے گا ماں باپ تھپیڑ ماریں گے پھر بیاہ ہوگا۔ بیوی جان کھائے گی۔ بچہ ہوں گے میری جان کانپتی ہے۔ میں حوصلہ سے کہنا چاہتا ہوں کہ جو اپنے سواد کے لیئے وشیہ بھوگ میں لپٹ ہوکر خود درد بچہ پیدا کرتے ہیں وہ مہان پاپی ہیں۔ ایک جیو آتا ہے۔ دس مہینے بیچارا ماں کے پیٹ میں اُلٹا لٹکتا ہے۔ دنیا والے جب اولاد ہوتی ہوتی ہے خوشی مناتے ہیں لڈو بانٹتے ہیں یہہ دنیا ہے کیا؟ کال اور مایا ہے ہم اپنے وشیہ بھوگ کا سواد لے کر چھ چھ سات سات بچہ پیدا کرتے ہیں پھر زندگی میں ان کی پڑھائی اور شادی کے لیئے پیسہ نہ ہو تو روتے، روتے پھرتے ہیں قرضہ اٹھاتے ہیں۔ست سنگی سچین ہمت کریں۔ حوصلہ کریں۔ شادیوں پر قرضہ نہ اٹھائیں۔ جہیز دینا بند کریں۔ میرے سامنے ۲۸، ۲۸ سال ۳۲، ۳۲ سال کی کنواری لڑکیاں بیٹھی ہیں کیوں۔ بَر نہیں

ملتا۔ اگر ملتا ہے تو بہت پیسہ مانگتے ہیں۔ اگروال قوم ہے شادیوں
پر پچاس پچاس ہزار روپیہ مانگتے ہیں یہ بڑا بھاری کلنک ہے قرضہ
اُٹھا کر شادی کرنا پاپ ہے۔ میری شادی چھوٹی عمر میں ہوئی
میرے باپ نے قرضہ اُٹھایا۔ میں نوکر ہو کر قرضہ اُتارا۔ قرضہ سے زیادہ روپیہ
پہونچ گیا پھر بھی ڈیڑھ ہزار روپیہ بیاج کا پڑا رہا۔ مجھے یاد ہے میں اور میرا
بڑا بھائی ٹانگے پر گئے۔ گلہ میں کپڑا ڈال کر منہ میں گھاس پکڑ
کر قرضہ دار سے قسط کرنے کے لئے کے لئے منت کئے۔ ہمارے پاس
چھ چیزیں ممنوع ہیں۔

جوا۔ چوری۔ مخبری۔ بیاج۔ گھونس۔ پر نار
جو چاہے دیدار کو اپنی وستو بسار

میں اپنی زندگی میں بیاج نہیں کھایا۔ رتنا دیال جی
فرماتے تھے جو بیاج بنک دیتا ہے۔ ڈاک خانہ دیتا ہے
وہ بیاج نہیں ہے۔ وہ لے سکتے ہو۔ میرا باپ
مرگیا۔ دس ہزار روپیہ لوگوں سے لینا تھا۔ میں گھر گیا
گھر والوں نے کہا پانچ ہزار میرا ہے پانچ ہزار میرے
بھائی کا ہے۔ میرے حصہ کے جو باقی دار تھے ان کو بلوایا
اُن کے اسٹامپ کاغذ جو قرض کے تھے اُن کے سامنے
پھاڑ ڈالے باقی پانچ ہزار رائے صاحب کے تھے۔ میں
نے رائے صاحب کو کہا۔ تم جانو تمہارا کام جانے۔ مکتی
حاصل کرنے کے لئے کس کی ضرورت ہے؟ اصول پدارتھ سے

موہ چھوڑو۔ میں آپ لوگوں سے پریم کرتا ہوں۔ بات چیت
کرتا ہوں۔ جب نمکنڈہ سے روانہ ہوتا ہوں۔ سب کچھ
بھول جاتا ہوں۔ جیون مکت کی یہہ اوستھا ہے بابا
ساون سنگھ مہاراج کہا کرتے تھے جنا کو ہر دوار سے
پریم ہے وہ ہردوار کی مچھلیاں بنینگی۔ میں کہتا
ہوں۔ جن کو بیاس سے پریم ہے وہ بیاس کی مچھلیاں نہیں
بنیں گے؟ ہمارا اپنا سادھن ہے دھرم ہے (۲۵) سال تک
برہمچریہ رکھو۔ شادی کرو۔ اولاد پیدا کرو۔ اولاد اولاد کے
خیال سے پیدا کرو۔ اور پھر وان پرست میں آجاؤ۔ بیوی
ساتھ رہے۔ مگر بیوی بن کر نہ رہے۔ پچھلی عمر آجائے
تو سنیاسی ہو جاوے۔ سنیاسی کو تین دن سے زیادہ ایک
جگہ ٹھہرنے کا حکم نہیں ہے۔ تاکہ موہ نہ پڑ جائے۔
سارے کام دنیا کے کرو۔ لیکن کسی کام سے موہ
نہ ہو۔ بھگوے کپڑے پہننے سے کوئی سنیاسی
نہیں ہو سکتا ہے۔ من کا موہ چھوڑو۔

میں نے تین ست سنگوں میں اپنا جیتا

دے سکتا ہے؟ مرے ہوئے کو شانتی دینے والے اس کے
رشتہ دار ہوتے ہیں جو مرنے کے بعد کریا کرم کرتے ہیں۔ اگر
گورو سے پریم ہے جو بات اُس نے سمجھا دی ہے
اُس کو یاد کرو۔ اپنے دہموں اور بھرموں کو کاٹ ڈالو۔

سب کو رادھا سوامی

فقیر چند

—

○

ہے خدا مجھ میں ۔ خدا کی ذات میں
ذات ہوں میں ۔ اس کی اور صفات میں
میرے دل میں ہے مکاں ۔ صرف و زماں
مجھ میں رہتا ہے خدا ۔ ہر دم نہاں
میں عیاں کردیتا ہوں ۔ اس کو کبھی
ورنہ دل کے پردوں میں ہے مختفی
مجھ میں شیطان اور مجھ ہی میں رحمان ہے
مجھ میں سب کا جسم ہے اور جان ہے
ذات میری بحر و بحر بیکراں
موج کی صورت خدا ابلیس جان
از دریا ایم و دریا ہم زماست
این سخن درند کسے ۔ کو آشناست
علم حق درعلم صوفی گم شود
این سخن کے باور مردم شود
علم حق در بحر علم صوفیاں
گم شود کے نام دارد کے نشاں

اصل آدم کی حقیقت جان تو
ذات کو اپنی ذرا پہچان تو
تب حقیقت کا ملے گا کچھ پتا
معرفت کا آئے گا دل کو مزا
میری صحبت سے اُٹھا لے فیض تو
نندو بھائی جان لے اپنے کو تو
تیرے اندر ہے حقیقت یوں چھپی
جس طرح مہندی میں رہتی سُرخی
تو نہیں اس سے جُدا ہرگز کبھی
رہتا ہے وہ تجھ میں نندو مختفی
دیدیا مُرشد نے تجھ کو یوں پتا
کیا تیری ہے ابتداء اور انتہاء
اب زبان کو بند کر وہ بند رہ
اپنے ہی اندر سدا خورسند رہ
جب زبان کھولا مزہ جاتا رہا
غیریت آئی مزہ پھر کہاں رہا
چشم بند گوش بند ولب بہ بند
سر حق تجھ میں ہے بھائی ہوش مند
رادھا سوامی کے چرن سے مل رہے

بانسری والے عجب نغمہ سُنایا تو نے
سب کو دیوانا اور شیدائی بنایا تو نے

بانسری بجتے ہی مستی کا تماشا دیکھا
منظرِ حق کو بصد شکل دکھایا تو نے

بِرج میں بانسری کی۔ دھوم مچا کر ہر سو
عشق کا کھیل بصد ناز کھِلایا تو نے

بندۂ عشق ہُوا۔ عقل سے کچھ کام نہیں
وَسوسہ دل کا جو تھا سب کو مِٹایا تو نے

غار گمراہی میں کس طرح پڑا تھا لیکن
دستِ شفقت سے مجھے آکے اُٹھایا تو نے

عمرِ رفتہ کا نہیں۔ پیری میں مطلق افسوس
حوصلہ بخش میرا۔ جذبہ بڑھایا تو نے

قید و بند نفس و حرص سے حیران میں تھا
اب تو زنجیر کٹی۔ صاف چھڑایا تو نے

چھوڑ کر تجھ کو کہاں جاؤنگا۔ خادم ہوں تیرا
پاک قدموں سے مجھے اپنے لگایا تو نے

لذتِ عشق میں۔ جینے کا مزہ کچھ پایا
موت کا خوف میرے دل سے بھلایا تو نے

دریائے غم میں میری زیست کا تھا غرق جہاز
پار بیڑا کیا۔ ڈوبے کو تیرایا تو نے

عشق کے دام میں بے طرح پھنسا طائرِ دل
دانہ اُلفت کا اِسے خوب چُگایا تو نے

مرحبا بانسری والے تیری ہمت پہ فدا
گمراہوں کو راہِ اُلفت میں لگایا تو نے

موہنا! بانسری والے تیرے صدقے ہیں سب
اُجڑے ویرانوں کو۔ کس طرح بسایا تو نے

جلد آ! ہنس کے گلے سے میں لگاؤں تجھ کو
مدتوں ہجر کے صدموں سے رُلایا تو نے

بے خودی میں نہیں۔ کچھ مجھ کو خودی کا ہے پتہ
میں ہوں کیا۔ مجھ کو نہ افسوس بتایا تو نے

---

# پردہ

کتنے پردوں میں چھپا بیٹھا ہے تو اے نازنین
کیا کہوں خلوت نشین ہے یا ہے تو پردہ نشین
آب و گل۔ باد اور آتش سے بنا یاں کا لبد
اس کے اندر آکے بیٹھا۔ ہوگیا پردہ گزین
پردوں کے اندر چھپے پردے ہیں پردے ہیں بےشمار
کوئی دیکھے بھی تو دیکھے۔ کیسے یہہ ممکن نہیں
ہیں کہیں باریک پردے اور کہیں ہیں وہ کثیف
پردوں پر پردے پڑے ہیں۔ پردوں کی حد ہے کہیں
ایک ناسوتی تو ملکوتی ہے پردہ دوسرا
تیسرا جبروتی چوتھا ہے لاہوتی وہیں
پانچواں ہوتی تو ہاہوتی چھٹے کا نام ہے
ہوت ہوتی ساتواں آنکھیں میری پتھرا گئیں
پردہ داری کیوں تجھے بھائی نہیں آتی سمجھ
کس لئے چھپ چھپ کے بیٹھا۔ کوئی بتلاتا نہیں
نورپردہ سایہ پردہ برزخی پردے کئی
عرش پردہ فرش پردہ۔ آسمان پردہ زمین
نام پردہ شکل پردہ۔ پردہ دونوں جسم و روح

ماہ پردہ اور جبین پردہ ہے پردہ مہ جبین
پردہ داری ہے ہُنر اور عیب پردہ پھاڑنا
یہہ سمجھ بھی پردہ ہے پردوں میں پردے ہیں کہیں
علم خود پردہ پڑا۔ پردہ ہی عقل متیں
پردوں کے اندر چھپا بیٹھا ہے تو شکل پیاز
پھاڑ کر پردہ جو دیکھے تو نظر آیا کہیں
کیا کہوں اندھیرے کہنا بھی پردہ بن گیا
آہ پردہ آفریں! کیا خود ہے پردہ تو کہیں
لا اگر پردہ ہے تو اِلّا پردہ بھی کھٹ
وصل پردہ فصل پردہ ہیں بعد قریں
سخت حیرت ہے نہیں حیرت کی کوئی انتہاء
تو ہے جب پردہ گزیں کیسے ہٹوں میں پردہ بیں
ہوگیا مجبور تب خدمت میں مُرشد کے گیا
بولے کان اور آنکھ سب کو بند کرے بالیقیں
پردہ جب ان پر پڑا تب کچھ حقیقت کھل گئی
کیا ہے تو اور کیا ہوں میں کہنا مجھے آتا نہیں
اب ہوں میں خاموش جا پردوں میں پردہ مل کے رہ
پردہ کی بے پردگی کرنا مجھے زیبا نہیں
پا گیا ہوں راز باطن ہاں نہیں کے بیچ میں
تو ہے سب کچھ۔ کچھ نہیں۔ تو ہوگیا خاطر نشیں

صبر آیا شکر ہے اور دل کو اطمینان ہے
میری ہستی ہے تیری ہستی یہاں تو دو ہیں
ایک میں تھا وہم دو کا تھا دوئی میں بیچ تاب
ایک دو کے ہے مکاں میں روح وحدت کی مکیں
رادھا سوامی نے دیا اسرار مخفی کا نشان
حسن کا عاشق بنا اور آپ ہی بیٹھا حسین

# وشو ساہتیہ پرکاشن منڈل کی مالی امداد

حسب ذیل سجنوں نے وشو ساہتیہ پرکاشن منڈل کی رقم دے کر مدد کی ہے۔

| | |
|---|---|
| ۱۔ شری کیلاش پتی کریم نگر۔ | ۱۰۰ روپیہ |
| ۲۔ شری جی لنگا ریڈی بینچرلہ۔ | ۵۰ روپیہ |
| ۳۔ شری آرکٹیکٹ جی عادل آباد۔ | ۲۰۲ 〃 |
| ۴۔ رادھا سوامی ٹرسٹ کریم نگر | ۵۰۰ 〃 |
| ۵۔ شری گنگا ریڈی دھرما ریڈی | ۲۰ روپیہ |

ترلی کنندہ آرمور

ان سجنوں کی شبھ منو کامنائیں پورن ہوں گی داتا دیال جی مہاراج اور پرم دیال فقیر چند جی مہاراج کی ان پر پورن دیا درشٹی رہے گی

"ادارہ"

اسٹیٹ منٹ رسالہ دیال ملکیت اور دیگر تفصیلات جس کی اشاعت رجسٹریشن آف نیوز پیپر سنٹرل رولز دفعہ کے تحت درکار ہے۔

مقام اشاعت ۔ ۱-۳-۱۷ ۔ خلاصی گوڑہ ۔ سکندرآباد ۔ اے ۔ پی

وقفہ اشاعت ۔ ایک مہینہ

نام پرنٹر ۔ دائرہ پریس چھتہ بازار حیدرآباد اے پی

قومیت ۔ ہندستانی

پتہ ۔ ۱-۳-۱۷ خلاصی گوڑہ ۔ سکندرآباد ۔ اے پی

نام ایڈیٹر ۔ پی آنندراؤ

قومیت ۔ ہندستانی

پتہ ۔ ۱-۳-۱۷ خلاصی گوڑہ سکندرآباد اے پی

نام پبلشر ۔ پی آنندراؤ

قومیت ۔ ہندستانی

پتہ ۔ ۱-۳-۱۷ خلاصی گوڑہ سکندرآباد اے پی

مالک ۔ رسالہ شیو ساہتیہ پرکاش منڈل سکندرآباد

میں پی ۔ آنندراؤ اعلان کرتا ہوں کہ متذکرہ بالا تفصیلات میرے معلومات علم اور یقین کے مطابق درست ہیں۔

آنندراؤ

# پچھیسواں سالانہ سنت سمیلن بسنت

## خوشخبری

پرم دیال پرم سنت ہز ہولی نس فقیر چند مہاراج حیدرآباد آندھرا پردیش بہ موقع بسنت ہمکندرہ تشریف لا رہے ہیں۔
مہاراج جی کا یہ شبھ آگمن پچھیسواں سالانہ سنت سمیلن کے سلسلہ میں ہے

پرم دیال پرم سنت **فقیر چندجی** مہاراج ہوشیارپور پنجاب

اور

شہنشاہ عالم **بُوادت جی شرما** پیر مغاں دہلی سے
حیدرآباد تشریف لائیں گے

بتاریخ ۲۰/جنوری ۱۹۸۰ء بروز اتوار ہوائی جہاز ہز ہولی نس پرم دیال جی مہاراج بیگم پیٹ ایروڈرم پر تشریف فرما ہوں گے۔

اسی تاریخ کو ۴ بجے بذریعہ کار کریم نگر روانہ ہوں گے

۲۰/جنوری ۱۹۸۰ء بروز اتوار
شب قیام کریم نگر

۲۱/جنوری ۱۹۸۰ء بروز پیر
۳ بجے بذریعہ کار ہنمکنڈہ روانگی

۲۲/جنوری ۱۹۸۰ء بروز منگل
صبح ۹ سے ۱۱ تک ست سنگ
بمقام رادھا سوامی جنرل ست سنگ ہنمکنڈہ
شام ۷ سے ۹ تک ست سنگ

## ۲۵/ جنوری سنہ ۱۹۸۰ء بروز جمعہ

آریہ ویشیہ ابھیودیہ کلیان منڈپ نزد پیراڈائز سکندرآباد
صبح ۹ تا ۱۱ تک ست سنگ

## ۲۶/ جنوری سنہ ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ

چارکمان، حیدرآباد مہابیر دل صبح ۹ تا ۱۱ بجے تک ست سنگ

## ۲۷/ جنوری سنہ ۱۹۸۰ء بروز اتوار

رادھا سوامی ست سنگ بھون جنتی بستی خیریت آباد حیدرآباد
صبح ۹ تا ۱۱ بجے تک ست سنگ

ہر سال پرم دیال جی مہاراج اپنے ۹۳ سالہ انوبھو پر روحانی ست سنگ سندیش دیتے ہیں انسان انسان بن کر اس طرح خوشحال زندگی بسر کرے وہ سب طریقے آسان اور سہل زبان میں فرماتے ہیں۔

ری ۱۹۸۰ء

بروز

صبح ۹ بجے

...وقع ہے۔
۳ر سال بھی ست سنگ میں عوام

... ۲۱ سے ۶ تک ست سنگ اور

سالانہ رپورٹ

... روز شام کو شریمتی آمن دیوی جی کے مکان ورنگل میں

شب قیام

۲۴/ جنوری ۱۹۸۰ء

بروز جمعرات

۱۰ بجے صبح روانگی حیدرآباد براہ بھونگیر، آلیر اور

سکندرآباد پر واپسی۔

ایدیس ی
آنندراو